REGD NO P. 67 PHONE NO. 35

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی تعلیمی اور تربیتی ترجمان

تحریکِ جدید نمبر

24th, TABOOK 1349

24th, SEPTEMBER 1.70

زرِ اشتراک

سالانہ .... ۱۰ روپے

ممالکِ غیر .... ۲۰ روپے

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

"تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے
ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔
ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں
عزم و استقلال کی ضرورت ہے
ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے
جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں
اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام
"تحریکِ جدید" ہے۔"

(حضرت المصلح الموعودؓ)

مدیر اعلیٰ
محمد حفیظ بقاپوری
نائب مدیر
خورشید احمد انور

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۴ تبوک ۱۳۴۹ ہش

تحریکِ جدید ــــ اور اُس کی بے نظیر برکات

اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُوح پر ہزار ہزار رحمتیں نازل کرے آپ نے آج سے ۳۶ سال قبل اشاعتِ دینِ اسلام کے لئے "تحریکِ جدید" نام سے جو مبارک تحریک جماعت کے سامنے رکھی اُس نے اسلام و احمدیت کے پیغام کو مستقل بنیادوں پر ساری دنیا میں مؤثر طریق پر پہنچانے میں بے نظیر کردار ادا کیا ہے۔ آج اس تحریک کے ثمرات و نتائج دُنیا بچشمِ خود دیکھ رہی ہے۔ افریقہ، امریکہ اور یورپین ممالک میں احمدیہ مشنز اور مساجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے تراجم اور اسلامی کتب کی اشاعت اس کی مقبولیت پر واضح اور ناقابلِ تردید ثبوت ہیں۔ اور پھر وہ ہزاروں فرزندانِ احمدیت جن کو اس مبارک تحریک کے ذریعہ قبولِ احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی ان میں کا ایک ایک شخص زندہ نشان ہے۔

حضور رضی اللہ عنہ نے ایسے وقت میں اس مبارک تحریک کا آغاز فرمایا جب مخالفانہ طاقتیں احمدیت کو بیخ و بن سے اکھیڑ پھینکنا چاہتی تھیں۔ اسی لئے وہ پورے زور اور شور سے اٹھی تھیں ـــــ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ کا وعدۂ الٰہی اس موقعہ پر بھی ظہور پذیر ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اس موعود خلیفہ اور محبوب بندے کو القائی رنگ میں تحریکِ جدید کے نام سے جماعت کے سامنے ایک دُور رس نتائج کا حامل ایسا پروگرام رکھا جس کے ذریعہ ایک طرف جماعت کی بنیادیں زیادہ پختہ ہوتی چلی گئیں دوسری طرف اس کی آواز اپنے ملک سے نکل کر بیرونی ممالک میں زیادہ تیزی سے گونجنے لگی۔ اور مخالفین کی زمین سمٹنے لگی۔

تحریکِ جدید کیا ہے؟ جماعتِ احمدیہ کے لئے عصرِ حاضر میں اشاعتِ دین کے لئے پورے ساز و سامان کے ساتھ جہادِ کبیر کے لئے تیار کرنا اور پھر ہر میدان میں کامیاب و کامران نکلنا۔ فی زمانہ اشاعتِ دین کے لئے مال کی ضرورت تھی حضور رضی اللہ عنہ نے ایسے وسائل جماعت کے سامنے رکھے جن کو اختیار کرنے کے ذریعہ افرادِ جماعت کو تحریکِ جدید کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے میں سہولیات حاصل ہوتیں۔ مثلاً حضور نے احباب جماعت کو سادہ زندگی بسر کرنے اور فضول قسم کے اخراجات سے اجتناب کرنے کی تاکید فرمائی۔ اس سلسلہ میں حضور نے جماعت کی مستورات کو خصوصیت سے خطاب فرمایا کہ وہ بلا ضرورت یا رچاشت نہ بنوائیں۔ گوٹہ کناری اور ایسے غیر ضروری زیبائش کے کاموں پر اپنے رُوپے کو صرف نہ کریں۔ نئے زیورات بنوانے اور پرانے زیورات کے نئے سے نئے ڈیزائن تیار کرانے سے پرہیز کریں۔ اور مجموعی طور پر سارے افرادِ جماعت کو ہر قسم کے فضول کھیل تماشے دیکھنے سے منع فرمایا۔ خصوصیت سے سینما بینی اور سرکس وغیرہ پر نہ صرف اپنا روپیہ برباد کرنے سے ممانعت فرمائی۔ سینما کے نتیجہ میں جو اخلاقی قدروں کی پامالی اور معاشرہ میں جس قسم کی خطرناک گراوٹ کا نہ صرف اس وقت دُنیا نے عملی تجربہ کر لیا ہے بلکہ اس کے ہیبت ناک نتائج سے معقول دُنیا چلا اُٹھی ہے۔

خدا کا شکر ہے؛ احمدیہ جماعت کے بیشتر افراد سینما بینی کی لعنت سے بچے ہوتے ہیں۔ در حقیقت تحریکِ جدید کے ذریعہ حضور رضی اللہ عنہ نے اخلاقی حفاظت کے لئے جماعت کے گرد ایک پختہ حصار تیار کر دیا۔ اب یہ افرادِ جماعت کا اپنا کام ہے کہ اس حصار کے اندر آکر اپنے تئیں محفوظ کر لیں۔ وہ ماں باپ بڑی بھول میں ہیں جو اپنے نونہالوں کو اس حصار میں لانے کی کوشش نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کے متعلق بے احتیاطی کی شکایت نہ صرف جماعت کے لئے بدنامی کا باعث ہے بلکہ پہلا نقصان تو خود ان لوگوں کا اپنا ہی ہے جو اس حکم کی تعمیل میں سستی دکھاتے ہیں۔

تحریکِ جدید کی سکیم میں حضرت مصلح موعودؓ نے احبابِ جماعت سے جہاں مالی مطالبات کئے اور جماعت نے پورے خلوص اور محبت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ وہاں ایسے مطالبات بھی تھے جن کی رُو سے حضورؓ نے جماعت کو دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ تحریکِ جدید کی کامیابی اور اس کی مقبولیت کا یہ بھی ایک واضح ثبوت ہے۔ سینکڑوں افرادِ جماعت نے دینِ برحق کی اشاعت و تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اور یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ بدستور جاری ہے۔ صرف روپے سے کام نہیں چل سکتا۔ جب تک جانی قربانی دینے والے افراد نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ نے حضورؓ کو ایسے فدائیوں کی جماعت بھی عطا فرمائی۔ ایسے مخلصین اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنے اعزہ و اقرباء سے سالہا سال کے لئے جُدا ہو کر دُور دراز کے ممالک میں چل دیتے۔ اور وہاں ہر قسم کے مخالفانہ حالات اور طرح طرح کی مشکلات کو برداشت کرتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ میں شب و روز مشغول رہے۔ انہی مخلصین اور جماعت کے جانباز مجاہدین کی لگاتار قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج جماعتِ احمدیہ کو ایسی عالمگیر وسعت حاصل ہو چکی ہے کہ ہم بڑے فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جماعت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ آج ہر متمدن ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آواز مؤثر رنگ میں بلند ہو رہی ہے اور احمدیت کے علمبردار ہر ملک میں آباد ہیں۔

"تحریکِ جدید" صداقتِ احمدیت کا واضح نشان ہے۔ اور متلاشیانِ حق کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ہی کے ارشاد کی تعمیل میں اس مبارک تحریک سے آگاہ کرنے اور اس کے فوائد و اثرات سے باخبر کرنے کے لئے ہر سال یومِ تحریکِ جدید یا ہفتہ تحریکِ جدید منایا جاتا ہے۔ اس سال بھی مرکزی دفتر تحریکِ جدید کی طرف سے مورخہ یکم اکتوبر سے ۷ اکتوبر تک یہ ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ دوستوں کو اس ہفتہ کے لئے ابھی سے تیاری کر لینی چاہیئے۔

بدر کا یہ پرچہ بھی اسی غرض سے خصوصی نمبر کے طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔ تا احباب اس سے بھی مدد حاصل کریں۔ تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے۔

چونکہ یہ ہفتہ تحریکِ جدید کے مالی سال کے اختتام پر رکھا گیا ہے اس لئے زیادہ زور اسی بات پر دیا جانا ضروری ہے کہ سال کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی دوست اپنے اپنے وعدوں کو سو فیصدی ادا کر دیں۔ ورنہ اس سال کے وعدہ کے ایفا کے ساتھ ساتھ اگلے سال کے وعدے کا بوجھ بھی اُن پر آن پڑے گا۔ اور پھر جب نئے سال کا آغاز ہو تو نئے جوش کے ساتھ آگے بڑھیں۔ اور سابقہ وعدہ میں اضافہ کے ساتھ نئے سال کا وعدہ لکھوائیں اور پھر اس کی ادائیگی کی فکر کریں۔ مومن کا قدم کبھی ایک ہی سطح پر نہیں رہتا۔ ہمیشہ ترقی کی طرف اُٹھتا ہے۔ اسلئے پہلے سال کی نسبت اگلے سال اضافہ کے ساتھ وعدہ ہی مومن کی شایانِ شان ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو کہ پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے۔ اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ "تحریکِ جدید" میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے۔

میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے نصف سے زیادہ دوستوں کو پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کی توفیق دے رہا ہے ...... اور جن کو قربانی میں بڑھنے کی توفیق نہیں ملی اُن کو اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنی چاہیئے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ جھکنا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی سُستیوں کو دُور کر دے کمزوریوں کو دُور کر دے اور قربانیوں میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حضرت مصلح موعودؓ کی اس یادگار کو اپنی عملی قربانیوں کے ذریعہ زندہ جاوید بناتے چلے جائیں۔ اس کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ افراد کو حق شناسی اور تعلق باللہ کا موقعہ ملتا چلا جائے آمین۔

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے موصولہ مورخہ ۱۲ تبوک کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پچھلے چند دنوں سے بوجہ بخار اور خون کے دباؤ میں کمی کی وجہ سے ناساز چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دُعا کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ حضور کی حرم محترمہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

قادیان ۲۱ تبوک۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کا ایک ماہ کا بابرکت اور کامیاب دورہ فرمانے کے بعد آج شب بوقت ½ ۱۰ بجے مع محترمہ بیگم صاحبہ و بچگان بخیر و عافیت قادیان دار الامان میں وُرود فرما ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مع جملہ اہل و عیال ہر طرح خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

ـــــ✕ـــــ

ملفوظات

خدا تعالیٰ پر توکّل کر کے پورے اخلاص جوش اور ہمّت سے کام لو!

کہ

یہی وقت خدمت گذاری کا ہے

ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"دُنیا جائے گذشتنی گذاشتنی ہے۔ اور جب اِنسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجا لانے میں پُوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہُوا وقت ہاتھ نہیں آتا۔ اور خود مَیں دیکھتا ہُوں کہ بہت سا حصّہ عُمر کا گذار چکا ہُوں۔ اور الہامِ الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حِصّہ ہے۔ پس جو کوئی میری موجودگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا مَیں اُمّید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمّات میں مال خرچ کرے گا مَیں اُمید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اُس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خُدا تعالےٰ پر توکّل کر کے پُورے اخلاص اور جوش اور ہمّت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اِس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خُدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے اُمّتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خُدا تعالےٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اِس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اِس راہ میں خرچ کرے گا۔ یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبّت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبّت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صِرف ایک سے محبّت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبّت کرے۔ اور اگر کوئی تُم میں سے خدا سے محبّت کر کے اُس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہُوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے اِرادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خُدا کے لئے بعض حِصّہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبّت کر کے خُدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تُم کوئی حِصّہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ میں کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالےٰ اور اس کے فرستادہ پر کوئی اِحسان کرتے ہو۔ بلکہ اس کا اِحسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بُلاتا ہے۔ اور مَیں سچ سچ کہتا ہُوں کہ اگر تُم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک اور قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تُم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے۔ اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تُم دل میں تکبّر کرو۔ اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمتِ مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ مَیں بار بار تمہیں کہتا ہُوں کہ خُدا تمہاری خدمتوں کا ذرّہ محتاج نہیں۔ ہاں تُم پر یہ اُس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صـ۵۳ تا صـ۵۵)

بہ مُفت ایں اجرِ نُصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خود خود مے شود ناصر اگر ہمّت شود پیدا
بہ مُفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا
کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

(دُرِّ ثمین فارسی)

تبرکات

وقت آگیا ہے کہ ہم اِس رنگ میں قربانیاں کریں

جو بہت جلد نتیجہ خیز ہوں!

از حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگ احمدی کہلاتے ہیں۔ آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ آپ

خدا تعالیٰ کی چیدہ جماعت ہیں

آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے مامور پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اسلام کے لئے آپ نے اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کر رکھے ہیں۔ اور آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ان تمام قربانیوں کے بدلہ اللہ تعالیٰ سے، آپ لوگوں نے جنت کا سودا کر لیا ہے۔

یہ دعویٰ آپ لوگوں نے میرے ہاتھ پر دوہرایا۔ بلکہ آپ میں سے ہزاروں انسانوں نے اِس عہد کی ابتدا میرے ہاتھ پر کی ہے۔ کیونکہ وہ میرے ہی زمانہ میں احمدی ہوئے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے باپ۔ تمہارے بیٹے۔ تمہاری بیویاں۔ تمہارے عزیز و اقارب۔ تمہارے اموال اور تمہاری جائدادیں تمہیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے زیادہ پیارے ہیں تو تمہارے ایمان کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ ایک معمولی اعلان نہیں بلکہ اعلانِ جنگ ہوگا ہر اُس انسان کے لئے جو اپنے ایمان میں ذرّہ بھر بھی کمزوری رکھتا ہے۔ یہ اعلانِ جنگ ہوگا، ہر اُس شخص کے لئے جس کے دل میں نفاق کی کوئی بھی رگ باقی ہے۔ لیکن مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے تمام افراد، اِلّا ماشاء اللہ، سوائے چند لوگوں کے

سب سچے مؤمن ہیں۔

اور اس دعویٰ پر قائم ہیں، جو انہوں نے بیعت کے وقت کیا۔ اور اس دعویٰ کے مطابق جس قربانی کا بھی ان سے مطالبہ کیا جائے گا اُسے پُورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔

یاد رکھو جو

قربانیاں

اِس وقت تک ہماری جماعت کی طرف سے ہوتی ہیں۔ وہ ان قربانیوں کے مقابلہ میں بہت ہی حقیر ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی جماعت نے کی ہیں۔ یا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے حواریوں نے کیں۔ یا رسُولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ کرامؓ نے کیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اِس رنگ میں قربانی کریں جو بہت جلد نتیجہ خیز ہو کر ہمارے قدموں کو اس بلندی تک پہنچا دے جس بلندی تک پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام دُنیا میں مبعوث ہوئے۔

مَیں اُمید کرتا ہوں

کہ اگر آپ لوگوں میں سے بعض کو دُور دراز ملکوں میں بغیر ایک پیسہ لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا تو آپ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے۔ اگر بعض لوگوں سے ان کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے۔ اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے طور پر سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کر دیا گیا تو وہ بغیر چون وچرا کے اس پر رضامند ہو جائیں گے۔ جو شخص ان مطالبات کو پُورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا۔ بلکہ الگ کر دیا جائے گا۔“

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پُورا کرو

”تُم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تُم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور تمہارے مال تُم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تُم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پُورا کرو۔“

اور اسی تسلسل میں فرمایا:—

خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر لبّیک کہو

”مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرّہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آجائے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا۔ اُس کا ایمان کھویا جائے گا۔“

”یاد رکھو! مومن جب ایک کام کو ہاتھ میں لیتا ہے تو پھر خواہ کچھ ہو اُسے آخر تک نباہتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ استقلال ہی اصل چیز ہے۔ اور

اِستقلال کے معنے

یہ ہیں کہ قربانیوں پر مداومت اختیار کی جاتے۔ مگر جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کرتا اس سے کیا یہ اُمید ہو سکتی ہے کہ وہ آئندہ آنے والی بڑی قربانیوں کو پُورا کر سکے گا۔“

اے مردو! اور اے عورتو!

”اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریکِ جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا

خُدا گواہ ہے

کہ جو کچھ مَیں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہُوں۔ محمّد رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تُم آگے بڑھو اور اپنا تن۔ اپنا من۔ اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلّے اللہ علیہ وسلّم کے لئے قُربان کر دو۔“

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پیشگوئی سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدمتِ دین کرنے والوں کی ایک جماعت تیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کے خوابوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے۔ اور سینکڑوں کو اس کے متعلق

الہامات

ہو چکے ہیں۔ پس جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں ان کی بدنصیبی ہوگی۔ پس ہر شخص جو تھوڑا یا بہت حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا، اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں۔“

جماعتِ احمدیّہ کو قائم رکھنے والے لوگ!

”جن کے دِل میں مرض ہو اُن کے پاس اگر کروڑوں روپیہ ہو تب بھی وہ کہیں گے کھانے کو ملتا نہیں چندے کہاں سے دیں۔ لیکن مومن کے پاس کچھ بھی نہ ہو تب بھی یہی کہے گا کہ بسم اللہ مَیں حاضر ہُوں۔ جن کے ذریعہ فتح ہوگی وہ وہی ہیں جن کے دِل ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جو مشکلات اور تکالیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کی کوشش سے فتح ہوتی ہے۔ اور انہی لوگوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعتِ احمدیہ کو قائم رکھنے والے یہی لوگ ہیں جو مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے۔“

”جہاں تک تحریکِ جدید کے کاموں کو چلانے کا کام ہے جماعت نے اس معاملہ میں بے نظیر قربانی پیش کی ہے۔ اور ہر قُربانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔“ —— (المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

آؤ! ہم آج یہ عہد کریں کہ

ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے

ہم اپنے رب کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں گے

اِرشادِ مُبارک حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

نے تحریک جدید کے ذمّہ اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے۔ تحریک جدید کے ذمّہ یہ کام ہے کہ آج اللہ تعالےٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرے گا یہ مجلس اس وعدہ کو پُورا کرنے کے لئے جدّ وجہد کرے اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل رہے۔ کیونکہ سارے ایک جان ہی ہیں۔ یہ

کام بڑا ہی مشکل ہے

اس میں اندرونی رُکاوٹیں بھی ہیں اور بیرونی رکاوٹیں بھی۔ ایک طرف روس ہے جو بالکل دہریہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی کو نہیں مانتا۔ اس کے قائدین نے ایک وقت میں ساری دُنیا میں یہ اعلان کیا تھا کہ (نعوذ باللہ) ہم زمین سے اللہ تعالےٰ کے نام کو، اور آسمانوں سے اللہ تعالےٰ کے وجود کو مٹا دیں گے۔ یہ لوگ رُوحانیت میں اس قسم کے ہیں۔ لیکن آخر ہیں تو اللہ تعالےٰ کے بندے۔ اور اللہ تعالےٰ یہ چاہتا ہے کہ پھر سے وہ اپنے پیدا کرنے والے رحیم وکریم کو پہچاننے لگ جائیں اور اس کے فضلوں کے وارث بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے سامان پیدا کر دئے ہیں کہ یا تو وہ اپنے ربّ کی طرف رجوع کریں گے یا وہ دُنیا سے اس طرح مٹا دئے جائیں گے جس طرح آج سے پہلے اللہ تعالےٰ کے سامنے باغیانہ اور مفسدانہ طور پر کھڑی ہونے والی قوموں کے نام ونشان مٹا دیئے گئے۔

اِنسانی تاریخ نے

ان میں سے بعض کی ہلاکت کے حادثے کو محفوظ رکھا اور ان کے کچھ واقعات ہمیں معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ ہزاروں ہزار بلکہ یوں کہنا بجا ہوگا کہ ایک لاکھ اور چند ہزار قومیں، جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی طرف اللہ تعالیٰ کے نبی مبعوث ہوئے ان میں سے اکثر ایسی ہوں گی جن پر اللہ تعالےٰ کا عذاب نازل ہُوا اور وہ دُنیا سے مٹا دی گئیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ ان سے دوسروں کو عبرت کا سبق دینا نہیں چاہتا تھا اس لئے تاریخِ انسانی نے ان قوموں کے نام اور ان کی تاریخ اور ان کے واقعات جس رنگ میں اور جس طور پر

اللہ تعالےٰ کا غضب

ان پر بھڑکا اس کو یاد اور محفوظ نہیں رکھا اس قوم یعنی Russia (روس) کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ یہی انذار کیا ہے کہ اگر تم اپنے ربّ کی طرف رجوع نہیں کروگے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس قوم کے لئے حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بشارتیں بھی ملی ہیں۔ پھر یورپ ہے امریکہ ہے۔ اگرچہ یہ اقوام بحیثیت قوم اس رنگ میں، اس طور پر دہریہ اور اللہ تعالےٰ کی دشمن تو نہیں جس طرح روس ہے۔ لیکن ان کی عملی حالت اور ان کے ایک حصّہ کی ظاہری حالت بھی ایسی ہی ہے جیسے روس میں بسنے والوں کی۔ پھر جزائر کے رہنے والے ہیں۔ ان کی حالت بھی نیک اور پاک نہیں۔ یہ سب اقوام اللہ سے دُور، اس کے پیار سے محروم ہیں۔ اس لئے یہ سب اقوام خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں اور اس پر ایمان لانے والوں کی دوست اور ہمدرد نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت مشرقِ وسطیٰ کے عرب ممالک جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں ان کے اُوپر ہر قسم کا دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اور ان کو ہر طرح سے ذلیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ان سے بے انصافی برتی جا رہی ہے۔ لیکن ہمارے پیارے خدا عزّ اسمہٗ نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ

ہمیں یہ خوشخبری دی ہے اور آپؑ کو الہاماً بتایا گیا ہے کہ عرب ممالک کی پریشانیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے دُور کی جائیں گی۔[1] اور اصلاحِ احوال کے سامان پیدا ہوں گے۔ اسی طرح اہلِ مکّہ کے متعلق خدائے ذوالجلال نے یہ پیشں خبری دی کہ اہلِ مکّہ خدائے قادر کے گروہ میں داخل ہو جائیں گے[2] اب مسلم ممالک سے جو بے انصافی ہو رہی ہے اس بے انصافی کو دُور کرنے کے لئے ہمارے کندھوں پر دو قسم کے بوجھ ڈالے گئے ہیں۔ ہم پر

دو قسم کی ذمّہ داریاں

عائد کی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت محمّد رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے والوں کی صحیح تربیت اور حقیقی اصلاح کریں تاکہ ان کے دلوں میں حقیقی نیکی اور تقوٰے پیدا ہو جائے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے اس طرح محبوب بن جائیں جس طرح حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ کی ہر قسم کی رحمتوں سے حصّہ پانے والے تھے۔

ہم پر

دُوسری ذمّہ داری

یہ عاید کی گئی ہے کہ وہ قومیں جو خدا تعالےٰ سے دُوری اور بُعد کے نتیجہ میں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں پر ظلم ڈھا رہی ہیں اُن کو اسلام کی طرف لانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف جو ایک زندہ رسُول ہیں جن کے رُوحانی فیوض و برکات قیامت تک جاری ہیں اور خدائے قادر وتوانا کی طرف جو زندہ خدا اور عظیم قدرتوں والا خدا ہے اور ہر قسم کی صفاتِ حسنہ سے متّصف ہے اور جس کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں ہے اور جس کا قہر ایک لحظہ میں ہر چیز کو ہلاک اور ملیامیٹ اور نابود کر سکتا ہے اس زندہ خدا اور اس زندہ رسول کی طرف ان کو لانے کی کوشش کریں۔ اور تبشیر کے ساتھ انذار کے پہلو کو بھی مدِنظر رکھیں۔ ہم ان کے پاس جائیں اور ان کو جھنجھوڑیں۔ ان کو جگانے اور بیدار کرنے کی کوشش کریں۔ مگر وہ اس طرح خواب میں بدست پڑے ہیں کہ ہماری آواز سُننے کے وہ اہل ہی نہیں۔ اور جو نیند سے بیدار ہیں وہ ہماری آواز کو سُننے کیلئے تیار نہیں۔ لیکن اگرچہ وہ ہماری آواز کو سُننے کے لئے تیار نہیں، اگرچہ اُن میں سے بہت سے

رُوحانی لحاظ سے

اتنی گہری نیند میں مدہوش ہیں کہ ہماری آواز ان کے کانوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ ذمّہ داری ڈالی گئی ہے کہ تم جاؤ اور ان کو جگاؤ۔ اور بیدار کرو۔ اور ان کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف لے کر آؤ اور ان کے دِلوں کے سارے اندھیروں کو اسلام کے نُور سے منوّر کرنے کی کوشش کرو۔ اور ان کے اندر نیکی اور تقوٰے کا بیج بو دو۔ اس غرض کے لئے پہلے زمین صاف کرنی پڑتی ہے اور اسے کاشت کے قابل بنانے کے لئے بڑی جدّ وجہد کرنی پڑتی ہے پھر اس قسم کا بیج بویا جاتا ہے

ہم کمزور اور بے بس اور بے مایہ ہیں

مگر کام بڑا ہی اہم ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ذمّہ داری بڑی بھاری ہے جو ہمارے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے۔ مگر ساتھ ہی ہمیں بڑی بشارتیں بھی دی گئی ہیں۔ چنانچہ

[1] تذکرہ ص۵۵۵ [2] نور الحق حصّہ دوم (رُوحانی خزائن جلد ۸ ص۱۹۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے کہ مَیں اپنی جماعت کو روس میں ریت کے ذرّوں کی مانند دیکھتا ہوں[1] جس کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح ریت کا ذرّہ مٹی میں مل تو جاتا ہے لیکن اس پر مٹی کا اثر نہیں ہوتا۔ اسی طرح روس میں اسلام قبول کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا تقویٰ عطا ہوگا۔ کہ وہ اس گندے ماحول میں بھی اپنی سعادت مندی اور نیک فطرتی کا اظہار کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی آواز کو سُن کر اس پر لبیک کہنے والے اور اسی پر جان دینے والے ہوں گے۔ اور وہ ایک نہیں دو نہیں بلکہ بے شمار ہوں گے اکثریت انہی لوگوں کی ہو جائے گی۔

پھر آپؑ نے فرمایا ہے کہ ہندو مذہب کا ایک دفعہ پھر زور کے ساتھ اسلام کی طرف رجوع ہوگا۔[2] ہندو قومیں جو نہ صرف بھارت میں بلکہ بڑی Minorities (اقلیتوں) کی حیثیت میں بعض دوسرے ممالک میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق ہمیں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ اسلام قبول کریں گی۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوں گی۔

اسی طرح آپؑ نے فرمایا ہے:۔

"اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خُدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔" [3]

ان بدبختوں اور بدقسمتوں کا دلی تعلق زندہ اور قادر خُدا سے قائم کرنا اور اس کے لئے انتہائی قربانیاں دینا اور ایثار دکھانا اور تضرّع اور خشوع سے دعاؤں میں لگے رہنا: یہ ہے وہ ذمہ داری جو ہم پر عاید کی گئی ہے۔

پھر انگلستان کے متعلق بشارت دی گئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پر حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سفید پرندے پکڑ رہے ہیں۔[4]

پس

ساری دُنیا ہی

انتہائی گند کے اندر مبتلا ہے۔ مثلاً روس ہے۔ وہاں کے لیڈروں نے اپنی بدبختی کی وجہ سے یہ دعوےٰ کر دیا کہ ہم دُنیا سے اللہ تعالیٰ کے نام کو اور آسمان سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ (نعوذ باللہ) پھر یورپ کے بسنے والے بداخلاقیوں کے گند اور کیچڑ میں لت پت ہو رہے ہیں آپ لوگ یہاں رہتے ہوئے اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ انگلستان کے یہ سفید پرندے الٰہی نُور کے سامانوں سے بے حد غافل ہیں۔ اُن کی ظاہری سفیدی پر اتنے بدنما دھبے پڑے ہوئے ہیں کہ انسانی عقل یہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ انسانی دل اور رُوح کو اللہ تعالیٰ نے تو کس قدر منوّر بنایا تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ سے ان ظلمتوں کو پیدا کر لیا جنہوں نے ان کے نورُ کو، اُن کے ماحول سے باہر نکال دیا اور وہ رُوحانی لحاظ سے اندھیروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پس روس میں ریت کے ذرّوں کی طرح احمدی مسلمانوں کو پیدا کرنے کی کوشش کرنا

آپ کی ذمّہ داری ہے

یورپ و امریکہ اور ایشیا اور جزائر کے رہنے والوں کو انتباہ کرنا اور کوشش کرنا کہ وہ ان اعمال کو چھوڑ دیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کا قہر نازل ہوتا ہے اور وہ ان اعمالِ صالحہ کو بجا لائیں جو اللہ تعالیٰ کی محبّت اور اس کی رضاء اور اس کے فضل کو جذب کرنے والے ہوں۔ یہ بھی آپ کا کام ہے۔ غریب ممالک میں اصلاحِ احوال کے سامان پیدا کرنا۔ یہ بھی آپ کا کام ہے۔ مکّہ کے مکینوں کو قادر و توانا کی فوج میں فوج در فوج داخل کرنا۔ یہ بھی آپ کا کام ہے۔

یہ بڑے ہی اہم کام ہیں۔ جو ہمارے سپرد کئے گئے ہیں۔ اگر وہ زندہ خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا اور آج بھی ہمیں اس کی بشارتیں نہ مل رہی ہوتیں تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے۔ ان بشارتوں اور اس انذار اور ان ذمّہ داریوں سے جماعت کا ایک طبقہ غفلت برت رہا ہے۔ ان کو بھی ہم نے ہوشیار اور بیدار کرنا ہے۔

اس وقت جو کام بھی ان پیشگوئیوں کو پُورا کرنے کے لئے کرنا ہے وہ جماعتِ احمدیہ نے کرنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم یا کسی جماعت کو بشارتیں دیتا ہے تو یہ تو نہیں کرتا کہ آسمان سے فرشتے بھیج دے اور وہ اس اسباب کی دُنیا میں کامیابی کے سامان پیدا کر دیں۔

حضرت نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم

نے جب ساری دُنیا کو اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اپنی آواز کو بلند کیا کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ اسلام دُنیا پر غالب آئے گا تو اس کے مقابلہ میں جب شیطان نے اپنی میان سے تلوار کو نکالا تاکہ مسلمانوں کو ہلاک کر دے اور اسلام کو مٹا دے تو اس تلوار کا مقابلہ کرنے کے لئے فرشتے نہیں آئے تھے بلکہ وہی لوگ تھے جنہوں نے اپنے ربّ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچانا تھا۔ انہوں نے خوشی اور بشاشت کے ساتھ اپنی گردنیں اس طرح آگے رکھ دیں جس طرح ایک بھیڑ مجبوری کی حالت میں قصائی کی چھری کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتی ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اس قُربانی کو دیکھ کر اور اس اخلاص پر نگاہ کر کے ان کی گردنوں کی حفاظت کے بھی سامان پیدا کر دئیے اور اسلام کے غلبہ کے بھی سامان پیدا کر دئیے۔

لیکن

آج تلوار کا زمانہ نہیں ہے

آج زمانہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے اِسلام کی رُوحانی تلوار کا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اِس لڑائی میں بھی دشمن ذِلّت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۴ و حاشیہ)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:۔

"قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ، کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔"

(تبلیغِ رسالت جلد ششم صفحہ ۸)

اسی طرح ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا (یعنی اسلام ہی ساری دُنیا کا مذہب اور حضرت محمد مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ وسلّم ہی ساری دُنیا کے پیشوا ہوں گے۔) مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

لیکن اس درخت کی آبپاشی کے لئے اور اس کی حفاظت کے لئے اور اس میں نلائی کرنے کے لئے

قُربانی آپ نے دینی ہے

آسمان سے فرشتوں نے اُتر کر یہ کام نہیں کرنا۔ اسلام کے غلبہ اور اسلام کی فتح کا بیج تو بو دیا گیا لیکن اگر وہ بیج اپنی نشوونما کے لئے ہماری جانیں مانگے تو ہمیں اپنی جانیں قُربان کر دینی چاہئیں۔ اگر وہ درخت یہ کہے کہ اے احمدیو! مَیں نے تمہارے خون سے سیراب ہونے کے بعد بڑھنا اور پھولنا ہے اور پھل دینے ہیں تو احمدیوں کو اپنے خون پیش کر دینے چاہئیں۔ اگر ہم سے یہ مطالبہ ہو کہ تمہارے روپے کی ضرورت ہے تو ہمیں اپنے اموال پیش کر دینے چاہئیں۔ تاکہ ساری دُنیا میں اسلام کے مبلغ پہنچیں اور وہاں

اللہ تعالیٰ کا نام بلند کریں

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اسلام کی صداقت میں جو زبردست دلائل دئیے ہیں وہ دُنیا کے سامنے پیش کریں اور پھر اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے (جیساکہ اب بھی بعض سے یہی سلوک ہوتا ہے) ان کے ذریعہ سے غافل اور اندھیرے میں بسنے والے بندوں کو آسمانی نشان بھی دکھائے۔ جہاں بھی اس نیّت کے ساتھ ایک احمدی مبلّغ پہنچا ہے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے اس نے حیران کن نظارے دیکھے ہیں۔ اور جن کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے دلوں میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت اور عشق پیدا کرتا ہے۔

پس

تخم تو بویا گیا

یہ بڑھے گا اور پھولے گا اور ثمر آور ہوگا۔ لیکن اس تخم کی نشوونما کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے اس کو ہم نے پیش کرنا اور مہیّا کرنا ہے۔

غرض یہ عظیم بشارتیں ہیں جو ہمیں دی گئی ہیں اور عظیم قربانیاں ہیں جن کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ پس آؤ

ہم آج یہ عہد کریں

کہ ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے ہم اپنے ربّ کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں گے۔ تاکہ ہماری یہ عظیم خواہش کہ ہم اپنی زندگی میں، اپنی آنکھوں سے ساری دُنیا کے انسانوں کے دِلوں میں اللہ تعالےٰ کی محبّت اور آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلم کے عشق کو پیدا ہوتے دیکھیں۔ ہماری یہ خواہش پُوری ہو جائے

اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے

اور وہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ اور وہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انتہائی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنے پیار کی اور اپنی رضا کی چادر میں ہمیں لپیٹ لے۔ ایک پیار کرنے والی ماں کی طرح ہمیں اپنی گود میں بٹھا لے۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۲۴ اخاء ۱۳۴۸ ہش)

---

[1] تذکرہ صفحہ ۱۱۱ [2] تذکرہ صفحہ ۳۰۲
[3] حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷ [4] تذکرہ صفحہ ۱۸۹

سرینگر میں احمدیہ صوبائی تبلیغی کانفرنس کا نہایت کامیاب انعقاد

کشمیر کی جماعتہائے احمدیہ کے نمائندگان کی کثیر تعداد میں شرکت

سرینگر کے تعلیم یافتہ طبقہ کی طرف سے احمدیت میں غیر معمولی دلچسپی کا اظہار

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مبلغ ہاری پاری گام کشمیر

خدا تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ امسال حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے وادیٔ کشمیر کا دورہ فرمایا۔ الحمد للہ کہ یہ تین ہفتوں کا دورہ کیا بلحاظ تبلیغ اور کیا بلحاظ تربیت نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوا۔

آنمحترم کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کشمیر کی جماعتوں نے شہر سرینگر میں کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور تقسیم ملک کے بعد وہاں یہ پہلی کانفرنس تھی۔ وادی کی سب جماعتوں نے مالی اور وقت کی قربانی پیش کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے نہایت محنت اور جانفشانی سے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مقامی اخبارات کے ذریعہ کانفرنس کے پروگرام کی خوب تشہیر کی گئی۔ سارے شہر میں پوسٹر چسپاں کئے گئے اور ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔ معزز افراد کو دعوتی کارڈز بھیجے گئے۔ مسجد احمدیہ کے وسیع خوبصورت احاطہ میں سائبان لگائے گئے اور احباب جماعت کی رہائش کے لئے خیمے نصب کئے گئے۔ اور جگہ بہ جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار اور الہامات کے طغرے آویزاں کئے گئے۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۲ ستمبر کو چار بجے سہ پہر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی صدارت میں شروع ہوا۔ قریباً ۵۰۰ افراد کشمیر کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے تھے ان کے علاوہ قادیان دارالامان سے قریباً ایک درجن افراد آئے تھے۔ مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر "آزاد نوجوان" مدراس اور مکرم سید داؤد احمد صاحب سنطھر پور بہار بھی اپنی اپنی جماعتوں کی نمائندگی کر رہے تھے۔ مقامی طور پر شہر کے تعلیم یافتہ نوجوان، مختلف اخبارات کے ایڈیٹر کالجوں کے پروفیسر اور دفاتر کے ملازمین وغیرہم کرسیوں پر تشریف فرما تھے۔

تلاوت قرآن مجید سے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ کہ اے نبی صلعم لوگوں کو یہ بتا دے کہ اگر تم دعا نہ کرو اور اللہ تعالےٰ سے استعانت طلب نہ کرو تو خدا تعالےٰ بے نیاز ہے۔ اسے تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں ہے۔ پس ہم نے جو جلسہ منعقد کیا ہے یہ صرف اس لئے ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اسلام کے زندہ خدا کو پیش کریں اور زندہ رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ و ارفع مقام دنیا پر واضح کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کے کلام پاک یعنی قرآن مجید کے مرتبہ کو پیش کریں۔ اس قسم کے جلسے یونہی منعقد نہیں ہوا کرتے بلکہ ان کے لئے مالی قربانی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ وقت کی قربانی بھی کرنا پڑتی ہے اور جذبات بھی قربان کرنے پڑتے ہیں۔ آپ لوگوں نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق یہ قربانیاں پیش کی ہیں، جن کے نتیجہ میں یہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے لیکن ہماری یہ حقیر مساعی اسی وقت کامیاب اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہیں جب اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت اور اسی کا بے پایاں فضل ان مساعی کے پس پشت کار فرما ہو۔ اور اللہ تعالےٰ چونکہ غنی اور بے نیاز ہے اس لئے آئیے ہم اس کے حضور عجز کے ساتھ دعا کریں کہ وہ ہماری ان حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور محض اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کے دلوں کو کھولے جو اسلام کی تعلیم سے واقف نہیں اور جنہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بے مثال ارفع مقام کا علم نہیں ہے۔ اس کے بعد آنمحترم نے دعا کروائی۔ اور پھر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام سنایا۔

بعدہٗ تقاریر کا پروگرام شروع ہوا پہلی تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ نے "جماعت احمدیہ کے عقائد" کے عنوان پر کی۔ موصوف نے کہا ہمارے عقائد کا خلاصہ ہے لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ اسی کلمہ طیبہ کی حقیقت کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ یعنی خدا تعالےٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت اس زمانے میں دنیا کو دیا جائے اور زندہ رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں اور جو روز روشن کی طرح پوری ہوئیں اور آپؐ کے وجود سے زندہ خدا کا وجود ظاہر ہوا اس عظیم الشان رسول عربیؐ کا بلند ترین مرتبہ دنیا پر ظاہر ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کو آپؐ ہی کی غلامی کا دعوےٰ تھا اور آپؐ ہی کے فیض سے فیضیاب ہو کر حضرت مرزا صاحبؑ کو اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی عظیم الشان پیشگوئیاں آپؑ کی آمد سے پوری ہوئیں۔

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپؐ کے بعد ہرگز کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپؐ کی پیروی اور غلامی کے بغیر نبوت کا انعام حاصل کرے۔ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ یقین کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالےٰ نے یہ بھی انکشاف فرمایا کہ مسیحؑ کی قبر کشمیر میں محلہ خانیار میں موجود ہے۔ فاضل مقرر نے احمدیت کے جملہ عقائد پر روشنی ڈالی جو خدا کے فضل سے عین اسلام ہیں۔

دوسری تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج مبلغ بمبئی نے "جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات" کے عنوان پر کی۔ آپ نے کہا چونکہ اسلام ہمارا مذہب ہے اور قرآن کریم ہماری شریعت ہے اور سارے ارکان اسلام پر ہمارا ایمان و عمل ہے اور اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہمارا اولین مقصد ہے اور اسی غرض کے لئے خدا تعالےٰ نے اس زمانے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر بھیجا۔ اور اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ مقدر تھا جیسا کہ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔ اور تمام مفسروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ غلبہ مسیح موعود کی بعثت کے وقت مقدر ہے۔ لہٰذا آج جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کی قیادت میں دن رات، جان مال اور وقت اور عزت کی قربانیاں پیش کر کے دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہے۔

آج جماعت احمدیہ ہی کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کو لے کر افریقہ کے صحراؤں، یورپ کے مرغزاروں اور مشرق بعید کے جزیروں بلکہ دنیا کے اکناف و اطراف میں ہر ہر گوشہ میں پھیل گئی ہے اور خدا کی دی ہوئی توفیق سے یہ چھوٹی سی جماعت دنیا کے کونے کونے میں مساجد تعمیر کر رہی ہے۔ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کر رہی ہے۔ اور دینی تعلیم کے لئے مدارس کھول رہی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر کسر صلیب کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اس قدر شاندار رنگ میں ہو رہا ہے کہ کہاں وہ زمانہ تھا جبکہ مسلمان آگے آگے بھاگتے تھے اور عیسائی ان کے پیچھے دوڑتے تھے۔ اور آج یہ وقت آ گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے عیسائی آگے آگے بھاگ رہے ہیں اور احمدی مسلمان ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ جہاں جہاں بھی احمدیت کا پیغام پہنچ سکا ہے عیسائی وہاں سے اپنا بوریا بستر سمیٹ کر بھاگ جانے پر مجبور ہو گئی ہے۔

اس کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے کشمیری زبان میں ایک نظم سنائی۔

آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا اس وقت کشمیر کی مختلف جماعتوں مثلاً آسنور۔ کنی پورہ۔ شورت۔ یاڑی پورہ

رشی نگر۔ بانڈی پورہ - ہاری پاری گام۔ کالھ پورہ بانسو، یسند براڑی۔ تونہ ہالی وغیرہ سے بہت سے احباب سفر کی کوفت برداشت کرکے اور وقت اور پیسہ خرچ کرکے کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔ نہ صرف کشمیر سے بلکہ ہندوستان کی مختلف جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے بعض احباب تشریف لائے ہیں۔ کوئی دنیاوی غرض ان کے مدنظر نہیں۔ صرف اور صرف خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے حاضر ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق قادیان کی چھوٹی سی بستی سے گزشتہ صدی میں ایک شخص جس کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا (علیہ السلام) خدا کے اذن اور حکم کے مطابق کھڑا ہوا اور اس نے نہ صرف پنجاب کے رہنے والوں کو، نہ صرف ہندوستان کے رہنے والوں کو، نہ صرف ایشیا کے رہنے والوں کو، بلکہ دنیا کے گوشے گوشے میں بسنے والوں کو اس خدا کا پیغام پہنچایا جس نے اسے مامور کیا۔ اس رسولؐ کی باتیں بتائیں جس کے طفیل وہ مامور ہوا۔ اور دنیا کو اس امر سے آگاہ کیا کہ دنیا جس رشتہ کو بھلا بیٹھی ہے جو تعلق خالق اور مخلوق کے درمیان ہونا چاہیئے تھا۔ اسے نظر انداز کر چکی ہے۔ اس تعلق کو پھر سے قائم کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگ خدا کی اس آواز پر سنجیدگی سے غور کریں۔ اور اُن معیاروں پر جن سے آپ حضرت آدمؑ کی صداقت کو پرکھتے ہیں۔ حضرت نوحؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی صداقت کو پرکھتے ہیں انہی معیاروں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پرکھئے سے

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے لمبی دعا کرائی جس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

دوسرے دن مورخہ ۱۳ر ستمبر کو ۳ بجے سہ پہر احمدیہ صوبائی تبلیغی کانفرنس کا دوسرا اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس اجلاس میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب شریک تھے۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور مکرم مولوی ... احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔

پہلی تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ نے کشمیری زبان میں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمینؐ" کے موضوع پر کی۔ آپ نے کہا خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا ہے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ اسی لئے آپؐ کا پیغام ساری دنیا کے لئے ہے اور خدا تعالیٰ نے آپ پر شریعت نازل فرمائی اس لئے آپ کا پیغام رہتی دنیا تک کے لئے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مردوں کے لئے بھی رحمت ہیں عورتوں کے لئے بھی رحمت ہیں، امیروں کے لئے بھی رحمت ہیں اور غریبوں کے لئے بھی رحمت ہیں اور دنیا کی ہر قوم کے لئے رحمت ہیں کیونکہ آپ کا پیغام رحمت ہے اور آپ کی تعلیم رحمت ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے روز جب تمام انبیاء نفسی نفسی پکار رہے ہوں گے اور کوئی نبی کسی کی سفارش کا مجاز نہ ہوگا۔ لیکن صرف رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں مصروف ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے اذن سے اپنی امت کی سفارش فرمائیں گے

دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

"کیا اسلام دنیا پر غالب آسکتا ہے"

آپ نے مفصل طور پر بتایا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی تعلیم عالمگیر ہے۔ اس کے علاوہ تمام مذاہب مردہ باغ کی طرح ہو چکے ہیں۔ اسلام چونکہ اخلاقی، تمدنی، معاشرتی اور اقتصادی ہر قسم کی خرابیوں کو دور کرتا ہے اور دنیا میں مساوات کا علمبردار ہے اور اسلام ہی کی تعلیمات پر عمل کرکے دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن قائم کیا جا سکتا ہے اس لئے یقیناً اسلام تمام دنیا کا مذہب بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور یہی خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اور آپ کو یہ وعدہ دیا ہے کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام۔ اور ایک ہی رسول ہوگا یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

تیسری تقریر مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے مبلغ سلسلہ نے

"حضرت بانی جماعت احمدیہ کا عشق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے"

کے عنوان پر کی۔ موصوف نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی اے نبی صلعم لوگوں میں یہ اعلان کردیں کہ اب اگر کوئی خدا کا محبوب بن سکتا ہے تو وہی انسان جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنے والا ہو۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اتنا عشق کیا اور اس قدر آپؐ کی محبت میں خود کو گم کردیا کہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپؑ نے تو یہاں تک فرمایا کہ سے

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

محترم مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق کے چند واقعات موثر انداز میں بیان کئے۔

اس کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے ایک نظم پڑھی اور پھر آج کے اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے بعنوان "امام مہدی کا ظہور" شروع کی۔

آپ نے کہا یہ زمانہ علم اور روشنی کا زمانہ ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے۔ زمین پر بسنے والا انسان آج چاند تک پہنچ چکا ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنی اے مومنو! تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اگر کسی امر میں اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول یعنی قرآن کریم اور حدیث کی طرف رجوع کرو۔ اہل فہم پر اب یہ بات پوشیدہ نہیں رہی کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ آنے والا مسیح اور مہدی کون ہوگا اور اس کی شناخت کا طریق کیا ہے۔ فاضل مقرر نے کہا غلطی سے ہمارے مسلمان بھائی مسیح اور مہدی کو علیحدہ علیحدہ وجود سمجھتے ہیں حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرما دیا ہے لَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی یعنی عیسیٰ ہی مہدی ہے چونکہ اس کے سپرد دو کام ہوں گے، یعنی کسر صلیب اور احیاء اسلام تو ان دو کاموں کے اعتبار سے اس کے دو نام رکھے گئے۔

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ آپ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی امام مہدی کے ظہور پر یہ واضح علامت بیان فرمائی تھی کہ رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج کو خاص تاریخوں میں گہن لگے گا چنانچہ ۱۸۹۴ء میں یہ پیشگوئی روز روشن کی طرح پوری ہوئی۔ اسی طرح وہ تمام علامات جو امام مہدی کے متعلق بتائی گئی تھیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے وجود میں پوری ہوئیں۔

پانچویں تقریر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر اخبار بدر قادیان نے "موجودہ زمانے کے بارہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں" کے عنوان پر کی۔

آپ نے بتایا کہ پیشگوئی کے لفظی معنی ہیں کسی امر کے وقوع سے قبل خبر دینا۔ آجکل ریڈیو کے ذریعہ موسم کے بارے میں بھی قبل از وقت اطلاع دی جاتی ہے لیکن وہ حساب اور اندازے ہوتے ہیں اور بسا اوقات وہ غلط بھی نکلتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء و مرسلین جو باتیں قبل از وقت بتاتے ہیں وہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے علم پاکر بتاتے ہیں۔ اور پھر ایسی پیشگوئیاں کبھی بھی غلط نہیں ہوتیں۔ موجودہ زمانے کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ۔ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَآءُھُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ

یعنی ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اسلام صرف نام کا رہ جائے گا۔ قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے مساجد بھری ہوئی ہوں گی، لیکن ہدایت سے خالی۔ علماء بدترین مخلوق ہوں گے انہی سے فتنہ نکلے گا اور انہی میں لوٹ جائے گا۔

اسی طرح آپؐ نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ آخری زمانے میں عیسائیوں کی کثرت ہوگی اور مادی طور پر غیر معمولی ترقی ہوگی۔

اسی طرح آپؐ نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ شراب کی کثرت ہوگی اور اخلاق کا جنازہ نکل جائے گا۔

آپؐ نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ عورتیں باوجود لباس کے ننگی ہوں گی اور اونٹ کے کوہان کی طرح بال رکھیں گی۔ چنانچہ یورپ کی یہی حالت ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود کی بعثت کی خوشخبری سنائی اور فرمایا کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا اَوَّلُھَا وَالْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اٰخِرُھَا

اس کے بعد ایک ہندو دوست مسٹر نارائن راؤ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک نظم پڑھی

آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حاضرین سے ایک ولولہ انگیز اور وجد آفریں خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا عربی مقولہ ہے کہ انسان جس چیز سے محبت کرتا ہے اکثر اس کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ یہی حالت امت محمدیہ میں مبعوث ہونے والے چودھویں صدی کے مجدد اور مسیح موعود و مہدی معہود کی قلبی کیفیت کی ہے۔ کہنے والے لاکھ اسے دائرہ اسلام سے خارج کہیں لیکن اس کی مجلسوں، اس کی کتابوں اور نظموں کو پڑھ کر دیکھیں ... سے اس کے محبوب و مطاع محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کا نام کس طرح مٹایا جاسکتا ہے اس کے دن اور راتیں عشقِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں بسر ہوتی ہیں۔ اس کی زندگی کا مقصدِ وحید صرف یہ تھا کہ اس کے ہادی اور مطاع کی ذاتِ بابرکات کا ساری دنیا کو گرویدہ بنادیا جائے۔ کیونکہ محمد عربی ہی خدا تعالےٰ کا مظہرِ کامل تھا۔ اور ساری دنیا کے لئے ایک کامل نمونہ تھا۔ جب مکہ فتح ہُوا تو ان کفارِ مکہ سے جنہوں نے آپ کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تھا۔ جنہوں نے آپؐ کے ساتھ خونریز جنگیں کی تھیں۔ جنہوں نے بے شمار مسلمانوں کو دردناک ایذائیں دی تھیں اور بے شمار مسلمانوں کو شہید کیا تھا۔ اور جو اپنے مظالم کی وجہ سے اس بات کے سزاوار تھے کہ انہیں قتل کردیا جائے اور دنیا کا کوئی قانون اس سزا کو ظلم قرار نہیں دے سکتا تھا۔ آپؐ نے ان ظالموں سے ایک انوکھا اور پیارا انتقام لیا۔ دنیا آج بھی اس اسوہ کو دیکھ کر حیران ہے۔ ان کفار کی معافی کی یہ صورت بنائی گئی کہ آپؐ نے ایک جھنڈا تیار کروایا۔ اور حضرت بلالؓ کو جو ایک حبشی غلام تھے وہ جھنڈا عطا فرمایا اور حضرت عباسؓ کو حکم دیا کہ منادی کردو کہ آج جو شخص حضرت بلالؓ کے جھنڈے تلے پناہ لے گا اس کو اس سزا سے جس کا وہ مستحق ہے معافی دے دی جائے گی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے متعدد ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا آج خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی اگر کوئی شخص حاصل کرسکتا ہے تو اسی زندہ نبی صلعم سے حقیقی اور محبانہ تعلق قائم کرکے۔ اور اس کی کامل پیروی اور اطاعت کرکے۔ پس اے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دم بھرنے والو! آج اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہو، قرآن کریم کے ارفع اور بلند ترین مرتبہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہو تو نکل جاؤ اپنے گھروں سے اور پھیل جاؤ اکنافِ عالم میں۔ خدا تعالےٰ کی تقدیر اب یہ ہے کہ دینِ اسلام کو دنیا کے تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کیا جائے۔ اپنے نیک عمل کے ذریعہ اور قرآن پاک کی تعلیم کو صحیح رنگ میں دنیا میں پیش کرکے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حسین و منور چہرہ دنیا کو دکھا کر۔ اور آپؐ کا اسوۂ حسنہ بیان کرکے۔

آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اس کا انتظام کردیا ہے اور وہ اس طرح کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خادم، آپؐ کا ایک شاگرد حضور صلعم کا ایک غلام آپؐ کی پیروی کرکے خدا کی توحید کے قیام کے لئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مرتبت مقام کو دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے اور قرآنِ پاک کے انوار کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لئے قادیان کی بستی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نام سے مسیح موعود اور مہدی معہود بن کر مبعوث ہُوا ہے اس کا دعوےٰ ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کا خاص شاگرد ہے ؎

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

اس کی قائم کردہ جماعت — جماعت احمدیہ — آج بڑی تیزی سے اپنی منزلِ مقصود کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ اس نے دنیا کے تمام گوشوں میں اسلامی مشنوں کی صورت میں اپنی مضبوط چھاؤنیاں بنائی ہیں اور اس کے جانباز سپاہی ہاتھوں میں قرآن لئے کفر پر یلغار کرتے ہوئے آگے بڑھتے جارہے ہیں۔ پس اب فتح وظفر، اسلام کی سربلندی امام مہدی اور اس کی جماعت کے ذریعہ سے مقدر ہے۔

میرے بھائیو! خدا تعالےٰ کی اس آواز آواز کا انکار نہ کرو۔ اور خدا سے ڈرو کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے روز قصوروار ٹھہرائے جاؤ۔ اور کہیں ایسا نہ ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور شرمندگی اٹھانی پڑے اور تمہاری گردنیں اس وقت شرم کے بوجھ سے نیچی ہوجائیں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے پوچھیں کہ کیا تم نے میرے روحانی فرزند مسیح موعود کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا یا نہیں؟ تو آپ کا جواب نفی میں ہو۔

آخر میں تمام حاضرینِ جلسہ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور دعاؤں کے اعلانات ہوئے اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے تمام حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اور یہ کانفرنس بخیر وخوبی ختم ہوئی۔

اس کانفرنس کے دوران گیٹ کے پاس بُک سٹال بھی قائم کیا گیا تھا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ افریقہ کی تصاویر کی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ خدا کے فضل سے دو دنوں میں ۱۰۳ روپیہ کا لٹریچر فروخت ہُوا۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے اس کانفرنس کے بہترین اور دوررس نتائج پیدا فرمائے۔ اور اسے ان گنت لوگوں کی ہدایت کا باعث بنائے۔ آمین۔

مجالس خدّام الاحمدیہ کی خاص توجہ کیلئے

ماہِ اخاء (اکتوبر) کے آغاز میں تحریکِ جدید کا ہفتہ منایا جارہا ہے۔ میں خلفائے کرام کے الفاظ میں مجالس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ خصوصاً بڑی مجالس کے خدام خاص توجہ دیں اور اس بارے میں اپنی کارگزاری سے مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کے دفتر کو مطلع کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خدام الاحمدیہ پر یہ ذمہ داری ڈالی تھی اور فرمایا تھا کہ:۔

"میں سب سے پہلے ان (یعنی خدام) کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر ... (تحریک جدید) میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہوجائے"

اس ذمہ داری کا ذکر کرکے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان جو اپنے آپ کو خدام الاحمدیہ کہتے ہیں حضرت مصلح موعودؓ کے اس ارشاد پر کان دھریں گے اور اپنے عمل سے ثابت کردیں گے کہ حضورؓ نے جو اُمید ان سے وابستہ کی تھی وہ اسے پورا کرنے والے ہیں۔" (الفضل ۳ نومبر ۶۹ء)

اللہ تعالےٰ آپ کو اس فرض کے ادا کرنے اور اس سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین

خاکسار مرزا وسیم احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

لجنات اماء اللہ

اللہ تعالےٰ نے اپنے رحم اور فضل سے اسلام کے دورِ جدید میں پھر خواتین کو صحابیات کی طرح خدمتِ دین کا موقع عطا کیا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ صحابیات نے حسبِ موقع دیگر قربانیوں کے علاوہ اپنے اموال کی بھی قربانی کی۔ اے لجنات اماء اللہ کی ارکان، میری بہنو! آپ میں سے ہر ایک کی دلی تمنا ہے کہ ان صحابیات کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپ آسمانِ احمدیت کے درخشندہ ستارے بنیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو ہر رنگ میں خدمت کرکے ایسا بننے کی توفیق عطا کرے آمین

ایک موقع تحریکِ جدید کے تعلق میں آپ کے سامنے ہے۔ اس وقت اس کے چندہ کا سالِ رواں ختم ہونے والا ہے۔ اس تعلق میں آپ سے امید ہے کہ اپنی اپنی جماعت کی خواتین اور بچیوں میں اس بارے میں اپنی ذمہ داری ادا فرمائیں گی۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا کرے اور آپ کی مساعی کو قبول کرے۔ آمین

خاکسارہ امۃ القدوس بیگم
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

وعدوں کی تاخیر کے پانچ نقصانات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمایا کہ چندہ تحریکِ جدید کے وعدے تاخیر سے بھجوانے کے پانچ نقصانات ہیں

۱۔ نیت سے ثواب شروع ہوجاتا ہے تاخیر کرنے سے ثواب اور اللہ تعالیٰ کے فضل میں دیر ہوجاتی ہے۔
۲۔ اگر زندگی نے وفا نہ کی تو نیت پر مرتب ہونے والے ثواب سے محرومی ہوگی۔
۳۔ یاد دہانی پر جو اخراجات ایسے احباب کی غفلت سے ہوتے ہیں۔ ڈر ہے کہ انکے ثواب میں کمی ہو
۴۔ اصل کام کے اخراجات میں سے یاددہانی کے اخراجات کے باعث کمی ہوکر نقصان ہوتا ہے
۵۔ تاخیر کے باعث مرکز میں کام کرنے والوں کو پریشانی ہوتی ہے۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

اتحادِ اقوامِ عالم ــــ اور ــــ تحریکِ جدید

از محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

تاریخ عالم پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مامور اس وقت دنیا میں تشریف لاتے ہیں جب دنیا ضلالت و گمراہی کے عمیق غار میں گر چکی ہوتی ہے۔ ہر طرف خود سری کا جوش پھیل جاتا ہے۔ جہالت کا اندھیرا چھا جاتا ہے حق پرستی ختم ہو جاتی ہے۔ اور حقِ باری کا ذوق عنقا ہو جاتا ہے۔ قوموں کا اقتصادی اور معاشرتی نظام درہم برہم ہو چکا ہوتا ہے۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہی حالت تھی۔ آپؐ نے دنیا کے سامنے یہ زندگی بخش پروگرام رکھا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ کہ اے مومنو! اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو تمہیں راکع بننا ہوگا۔ ساجد اور عابد بننا پڑے گا۔ یعنی خدا کی توحید کا اقرار کرنا ہوگا اس کے سامنے سربسجود ہونا ہوگا اور اچھے کام کرنے ہوں گے۔ تب کہیں جا کر تم اپنے مقصدِ حقیقی میں کامیاب ہو گے۔ چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ جن لوگوں نے آپؐ کی اس آواز پر لبیک کہا ان کے اخلاق و اطوار، افعال و اعمال، حرکات و سکنات میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی۔ وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے لگے۔ یہاں تک کہ اپنے آرام کی بجائے دوسرے کی راحت و آرام کو ترجیح دینے لگے یہی وجہ تھی کہ وہ اس وقت کی ترقی یافتہ قوموں پر غالب آئے اور جس جگہ بھی گئے انہوں نے اتحاد اور اخوت کا سبق دیا

موجودہ زمانہ میں بنی نوعِ انسان مادیت کی رو میں بہہ کر تمام قیود اور پابندیوں سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ ہر قوم حقیقی ترقی اور فلاح اپنی کامیابی اور برتری میں سمجھتی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے اگر جھوٹ بولنا پڑے۔ عدل و انصاف اور انسانیت کا خون کرنا پڑے تو یہ ان کے نزدیک جائز ہے قولی طور پر اگرچہ یہ کہا جاتا ہے کہ ہم عدل و انصاف کے حامی ہیں، مگر عملی طور پر عدل و انصاف کا خون ہو رہا ہوتا ہے۔ دیانت امانت اور راستبازی مفقود ہو چکی ہے

فکری لحاظ سے دنیا دو حصوں میں بٹ چکی ہے۔ ایک طرف کمیونسٹ خیالات کے ونگ ہیں تو دوسری طرف فردی آزادی و جمہوریت کے علمبردار۔ یہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے اسلحہ کی دوڑ میں تیز سے تیز تر ہوتے چلے جا رہے ہیں یو۔ این۔ او جیسی جماعتیں ایٹمی ہتھیاروں پر کتنی بھی پابندیاں کیوں نہ لگائیں بدامنی کا خطرہ ہمارے سروں پر سے ٹلتا نظر نہیں آتا کبھی کیوبا کا مسئلہ عالمی امن کو ختم کرنے کے لئے سامنے آ جاتا ہے۔ کبھی ویٹ نام کا مسئلہ عالمگیر جنگ کے خطرہ کا موجب بنتا نظر آتا ہے اور کبھی عرب اسرائیل کا جھگڑا دنیا کے خرمنِ امن کو تباہ کرتا نظر آتا ہے۔ بڑی بڑی قومیں ایک دوسرے سے بدظن ہیں۔ امریکہ روس کی بات ماننے کو تیار نہیں اور روس امریکہ کی بات پر اعتبار کرنے کو تیار نہیں

ان حالات کو دور کرنے کی ایک ہی صورت نظر آتی ہے اور وہ وہی صورت ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کی تھی اور وہ یہ کہ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا الخ

یعنی بنی نوعِ انسان عقیدہ توحید کی طرف توجہ دیں۔ اور تمام انسان رب العالمین خدا کو اپنا آسمانی باپ قرار دے کر بھائی بھائی بن جائیں جب تک بین الاقوامی سطح پر انسان میں اخوت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اس وقت تک بدامنی کا خطرہ ہمارے سروں پر منڈلاتا رہے گا

جارج برنارڈ شا نے دنیا کی موجودہ حالت کا اندازہ لگا کر بالکل درست کہا تھا کہ آج کی دنیا کی باگ ڈور اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جیسے انسان کے ہاتھ میں دیا جائے تو وہ یقیناً اس کی مشکلات کو حل کر کے دنیا میں امن خوشی اور آشتی پیدا کر سکتا ہے۔

یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ دنیا کی آج کی حالت کو وہی بدل سکتا ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا شاگرد ہو اور جس کا یہ دعویٰ ہو کہ ؎

دیگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

پس آج کی مشکلات کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی قائم کردہ جماعت ہی اپنے عملی نمونہ سے حل کر سکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے آج سے پینتیس سال قبل اس اہم کام کی طرف توجہ دلائی اور تحریکِ جدید جیسی اہم تحریک قائم فرمائی۔ جس کا بڑا مقصد یہ تھا کہ جماعت اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرے۔ اسلامی تعلیم پر خود عمل پیرا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی توحید دلوں میں قائم کرے اور باہمی اخوت کا نمونہ پیش کرے اور پھر اخوت کا یہ پیغام ساری دنیا کے سامنے پیش کیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:۔

"تحریکِ جدید کے دوسرے دور کی تحریک سے میری غرض یہی ہے کہ ہم دنیا میں اسلامی تعلیم کو رائج کریں۔ اسلامی تعلیم اس وقت مٹی ہوئی ہے اور ہم یہ کہہ کر اپنے دل کو خوش کر لیتے ہیں کہ اس کا قیام حکومت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کے ساتھ تعلق رکھنے والی باتیں بہت تھوڑی ہیں۔ اور ان کا دائرہ بہت ہی محدود ہے باقی زیادہ تر ایسی ہیں کہ ہم حکومت کے بغیر بھی ان کو رائج کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی توحید اور عرفان کی خواہش دل میں رکھنا اور اس کے لئے جدوجہد کرنا، صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنا، امانت۔ دیانت، راستبازی وغیرہ وغیرہ سینکڑوں باتیں ہیں جن کا حکومت سے کوئی واسطہ نہیں

...... اگر ہماری جماعت اپنی دیانت کا سکہ بٹھا دے اور اس لحاظ سے اپنی شہرت قائم کرے تو اقتصادی مشکلات کا خود بخود حل ہو سکتا ہے

...... اگر تم سچائی کا معیار بلند کر لو تو اگر ایک شخص تم پر الزام لگانے والا ہو تو سو اس کی تردید کے لئے کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا ہرگز نہیں۔ احمدی جھوٹے نہیں ہو سکتے اخلاقی لحاظ سے اصولی صداقتیں چار ہیں دیانت، صداقت، محنت اور قربانی اور اگر یہ چار تم اپنے اندر پیدا کر لو تو یقیناً تم کامیاب ہو سکتے ہو"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ر صلح سنہ ۱۳۲۷ ہش)

نیز فرمایا:۔

"آخر میں میں پھر دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی زندگیوں کو عملی زندگیاں بناؤ۔ اب خالی دعووں کا وقت گزر چکا۔ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ دشمن کے دل میں بھی لالچ پیدا ہو کہ کاش ہم بھی ایسے ہی ہوں ...... یہی وہ مقام ہے جس پر پہنچ کر کامیابی حاصل ہوتی ہے جس دن کفار کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو جس دن ارد گرد کے لوگ ہندو سکھ غیر احمدی ہمارے اعمال نظام، تقویٰ اور صداقت کو دیکھ کر یہ خیال کریں کہ کاش ہم بھی ایسے ہوں اس دن اور صرف اسی دن خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہوگی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ر صلح سنہ ۱۳۲۷ ہش)

اور جب خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہوگی تب دنیا سے بدامنی دور ہوگی۔ بھائی بھائی کے ساتھ محبت کرے گا۔ عدل و انصاف کا قیام ہوگا۔ جنگ کے بادل چھٹ جائیں گے اور انسان اطمینان کا سانس لے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلامی توحید اور اخوت کا پیغام یورپ اور افریقہ کے ملکوں میں بہ نفسِ نفیس تشریف لے جا کر پہنچا چکے ہیں اور یہ بھی انتباہ کر چکے ہیں کہ اب دنیا کی سلامتی اسی پیغام کو ماننے میں ہے۔ اگر اس پیغام کو ٹھکرا دیا گیا تو دنیا ایک عظیم الشان تباہی کا نظارہ دیکھے گی۔ اور اگر اس پیغام کی طرف دنیا نے توجہ کی تو اقوامِ عالم میں اتحاد اور اخوت کا وہی نظارہ نظر آئے گا جو آج سے چودہ سو سال قبل سرزمینِ مکہ میں دیکھا گیا تھا

سو تحریکِ جدید کے تمام منصوبہ پر عمل کرنا اور خصوصاً اس کے چندہ کی شق کو پورا کرنا جماعت کے ہر فرد پر لازم ہے۔ تا یہ منصوبہ بھارت میں بروئے کار لایا جا سکے اور تشنہ لب روحوں کو پیغامِ الٰہی پہنچا کر از سرِ نو زندہ کیا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ــــ درخواستِ دعاء ــــ

مکرم جلال محمد صاحب مبلغ پانچ روپے اعانت فنڈ میں بھجواتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے والد محترم عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ان کی صحت کے لئے بزرگانِ سے دعا کی درخواست ہے

مینیجر بدر قادیان

احیاءِ اسلام کیلئے مؤثر تریاق — تحریکِ جدید

از مکرم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی قائمقام ناظر بیت المال آمد قادیان

تاریخ عالم بآوازِ بلند یہ اعلان کرتی ہے کہ دنیا میں جتنے بھی بڑے بڑے انقلابات برپا ہوئے وہ جمہوریوں کے ذریعہ نہیں ہوئے بلکہ وہ بعض ایسی نابغۂ روزگار ہستیوں کے ذریعہ سے انجام پائے جن کے ہاتھوں میں قدرت نے تبدیلیوں کی باگیں تھما دی تھیں، جن کے نطق میں قادرِ مطلق نے حیرت انگیز سریع الاثری رکھ دی تھی، اور جن کی شخصیتوں میں اللہ تعالیٰ نے وہ مقناطیسیت رکھ دی تھی کہ وہ جامد بے حس اور فولاد صفت قلوب کو بھی اپنی طرف کھینچ لیتے تھے۔ اس جیسے ایک معمول اپنے عامل کی طرف کھنچتا ہے۔ یوں جیسے ایک مسحور اپنے ساحر کے تابع ہوتا ہے۔ مگر ایسی انقلاب انگیز اور تاریخ ساز ہستیاں صدیوں کے انتظار کے بعد ہی جنم لیتی رہیں۔ اور دنیا انہیں اس وقت شناخت کرتی ہے جب وہ کمزور اور بے مایہ چڑیوں سے شاہینوں کے زریں راجوں کے پر نچوا دیتی رہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ سے بار بار خبر دی تھی کہ آپؑ کو ایک ایسا عظیم الشان فرزند دیا جائے گا۔ جو بے شمار صفات کا مظہر ہوگا اور جس کے ذریعہ سے قومیں برکت پائیں گی۔ اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

وہ عظیم المرتبت موعود فرزند اپنے وقت معینہ پر پیدا ہوا۔ اور جلد جلد بڑھا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی اس خاص جماعت کا خلیفہ منتخب فرمایا جس کے ذمہ ساری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانا تھا۔ اور جس کے ذریعہ احیائے دین کا بہت بڑا کام ازل سے مقدر تھا۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء تو دنیا میں پیغامِ آسمانی کا بیج بو کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اور پھر وہ بیج ان کے خلفاء اور متبعین کے ذریعہ دنیا میں بڑھتا اور پھیلتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب وصال ہوا تو وہ بیج بویا جا چکا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اس نے ایک آہستگی اور تدریج کے ساتھ بڑھنا شروع کر دیا تھا۔ ہندوستان کے اندر ایک ایسی جماعت پیدا ہو چکی تھی جس کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے فرستادہ نے اشاعتِ اسلام کا ولولہ اور جوش پیدا کر دیا تھا۔ اور ہندوستان سے باہر بھی کئی مقامات پر سعید روحیں حلقہ بگوشِ اسلام ہو رہی تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافتِ اولیٰ کا دور آیا تو بیرونی ممالک میں اسلام کی اشاعت کا کام ایک محدود پیمانہ پر شروع ہوا۔ مگر چونکہ ایک طرف خلافتِ اولیٰ کے زمانہ میں اندر ہی اندر منکرینِ خلافت و نبوت کا ایک گروہ خفیہ ریشہ دوانیاں کر رہا تھا اور دوسری طرف خلافتِ اولیٰ کا زمانہ بھی نہایت مختصر تھا اس لئے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی بیشتر توجہ اس فتنہ کے قلع قمع کی طرف مبذول رکھنی پڑی۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو توفیق دی کہ آپؓ نے خلافت کی بنیادوں کو منکرینِ خلافت کی یورشوں سے محفوظ رکھا

حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات کے بعد احمدیت کی تاریخ کا وہ انقلاب آفریں دور آیا جس کی قیادت اس مردِ حق آگاہ نے کرنا تھی جس کا نام خدائے بزرگ و توانا نے مصلح موعود رکھا تھا۔ اور جس کے ذریعہ سے اسلام کا دنیا کے دور دراز ممالک تک پھیلنا مقدر تھا اور جس کی قیادت کا سارا ۵۱ سالہ زمانہ غیر معمولی واقعات و حادثات سے پُر تھا اور جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر رکھا تھا کہ وہ اسلام کے تمام مخالفین کی مخالفتوں کو روندتا ہوا اپنی روحانی افواج کو زمین کے کناروں تک پہنچا کر ان کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے دور دراز علاقوں میں کامیابی کے ساتھ گاڑ دے گا۔

اس غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک فرزندِ موعود نے مسندِ خلافت پر قدم رکھتے ہی سب سے پہلے آزمودہ کار جرنیل کی طرح اپنی روحانی افواج کی صفوں کو درست کیا۔ اور اپنے مرکزی دفاتر کی ایسی تنظیم کی کہ اس تنظیم و ترتیب کو دیکھ کر عقلیں دریائے حیرت میں گم ہو جاتی ہیں۔ اور دوسری طرف بیرونی جماعتوں کو یوں منظم کیا کہ جہاں کہیں بھی احمدیہ جماعتوں کا وجود تھا وہ ایک تسبیح کی طرح مرتب و منظم ہو کر اپنے مرکز کے ساتھ منسلک ہو گئیں۔

اور اس عظیم الشان تنظیم جماعت کے ساتھ ہی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ کے کام کو وسعت دینے کی کامیاب اسکیمیں تیار کیں۔ اور یورپ و امریکہ میں احمدیت کی مضبوط بنیادیں رکھ دیں

مخالفین احمدیت نے جب دیکھا کہ یہ جماعت ایک طرف ہندوستان کے اندر بڑی مضبوطی سے قدم جما رہی ہے اور دوسری طرف اس کے مبلغین سر بکف اور قرآن بدست آفاق پر کمندیں ڈالنے کے لئے دوسرے ممالک میں بھی پہنچ رہے ہیں تو اس زمانہ کے مخالفین کے سرخیل سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے نہایت تعلّی آمیز اعلان کر دیا کہ

> ”مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سابقہ ہوا ہے یہ مجلس احرار ہے اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے“ (۱۹۳۴ء)

مجلس احرار جو اس زمانہ میں احمدیت کی سرگرم مخالفت میں پیش پیش تھی اس کے سربراہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری جو اپنی شعلہ بیانیوں اور دھواں دھار تقریروں کے ذریعہ سے مجلس احرار کو احمدیت کے خلاف صف آرا کر رہے تھے انہوں نے اپنے مذکورہ بالا اعلان کے کچھ عرصہ بعد ایک اور تحدیانہ اعلان کیا کہ

> ”مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو“

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۰۰)

گویا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے جماعت احمدیہ کے خلاف یہ صرف چیلنج ہی نہیں دیا تھا۔ صرف اعلانِ جنگ ہی نہیں کیا تھا بلکہ بزعمِ خود احمدیت کو تباہ ہی کر دیا تھا!

یہی وہ صبر آزما تاریخی دور تھا جب بظاہر احمدیت کی قندیلِ حیات معاندینِ احمدیت کی بنا کردہ ستیزہ گاہ میں جھلملاتی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھی۔ احمدیت کے مخالفین کے پاس طاقت بھی تھی اور مضبوط جتھے بھی تھے انہیں ہزاروں گنے عددی برتری بھی حاصل تھی اور ان کے سروں میں شوریدگی بھی تھی ان کا نشانہ دراصل یہی تھا کہ وہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور احمدیت کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دیں گے۔

اور ادھر جہاں تک ظاہری سامانوں کا تعلق ہے احمدیت تہیدست تھی۔ مگر اس کے ساتھ وہ خدا تھا جس نے حضرت موسیٰؑ کی بے سر و سامانی کو فرعون کی بے پناہ طاقتوں پر ترجیح دی تھی۔ وہ خدا اس چھوٹی سی جماعت کے سر پر تھا جس نے چند نہتے مسلمانوں کو بدر کے میدان میں کفار مکہ کے طاقتور لاؤ لشکر پر فتحِ عظیم بخشی تھی۔ اور پھر احمدیت کو اللہ تعالیٰ نے وہ روحانی جرنیل عطا کیا تھا جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے احمدیت کو زمین کے کناروں تک پہنچا دینے کا فیصلہ روزِ ازل سے آسمان پر کر چکا تھا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے غیر معمولی صلاحیتوں سے بھی نوازا تھا اور روحانیت میں بھی ایک ارفع مقام بخشا تھا

معاندینِ احمدیت کی ان تعلّیوں اور تحدیوں کی صدائے بازگشت ابھی فضاؤں میں گونج ہی رہی تھی کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا کہ

> ”میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں“

اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے دلوں کو گرما دینے والے اور ایمانوں کو بلندیوں پر پہنچا دینے والے متعدد خطبات کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی

یہ ایک بحرانی دور تھا۔ ابتلاؤں کے عفریت جماعت کے چاروں طرف منہ کھولے گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔ مگر ؎

> ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
> زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ اند

ان ابتلاؤں کی اوپری تہہ کے نیچے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور کرموں کا ایک عظیم الشان خزانہ چھپا ہوا تھا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک ہاتھ سے ابتلاؤں کی وہ نقاب ہٹوا دی تو نیچے سے وہ بیش بہا خزانہ برآمد ہوا جسے

”تحریکِ جدید“

کے مبارک نام سے موسوم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے قلبِ صافی پر یہ مبارک تحریک القا کی۔ اور حضورؓ نے اسے اپنی پیاری اور عاشق جماعت کے سامنے رکھا۔ اور آفرین ہے اس جماعت پر کہ اس نے اس مبارک آسمانی تحریک کو دل و جان

سے اس شان کے ساتھ لبیک کہا کہ اس چھوٹی سی جماعت کے مخلصین نے اپنے دلوں کے دروازے اشاعت اسلام کی خاطر قربانی کرنے کے لئے کھول دئے۔ اور جماعت کا ایک ایک فرد اس تحریک کی ایک ایک شق پر عمل کرنے کے لئے بیتاب ہو اٹھا۔ اور یوں جماعت احمدیہ کی کمزور اور بے مایہ سی ابابیلیں بے شمار ابرہوں کے سامنے صف آرا ہو گئیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ہمیشہ یہ معمول رہا کہ آپؓ مغرب کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ الفیل اور دوسری رکعت میں سورۃ الناس تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ سورۃ الفیل ایک ایسی زبردست پیشگوئی ہے جو ہمیشہ مومنین کے حق میں پوری ہوئی اور جس نے ہمیشہ مومنین کے قلوب کو ایمان کی حرارت سے گرمایا اور انہیں اس یقین کے بلند مقام پر قائم رکھا کہ جو الٰہی جماعتیں اپنے خالق و مالک کے ساتھ حقیقی تعلق استوار کر لیتی ہیں انہیں کسی بھی مخالف طاقت کی عددی فوقیت مرعوب و مفتوح نہیں کر سکتی۔ انبیاء کی ساری تاریخ اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا ہر فرد علیٰ وجہ البصیرت اس پر ایمان لاتا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضؓ کا اس سورۃ کو روزانہ تلاوت فرمانا بھی غالباً اسی یقین دہانی کے لئے تھا۔ اللہ تعالیٰ کی لاکھوں رحمتیں ہوں اس محسن احمدیت پر اور اس کی آل اولاد پر۔ آمین۔

۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۵ء کا زمانہ ہماری جماعت کے لئے بڑا ہی پر آشوب اور صبر آزما تھا۔ معاندین احمدیت تھے کہ جماعت کا نام تک تاریخ عالم سے مٹا دینے کے خطرناک منصوبے تیار رہے تھے۔ ان کے پاس مادی اسباب و ذرائع بھی تھے اور ... قوت بھی تھی۔ اور وہ جماعت احمدیہ کے خلاف کفر کے فتوے لگا کر اس کا ناطقہ بند کر دینے میں کوشاں تھے۔

ادھر جماعت احمدیہ تھی کہ اس کا یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا اور ظاہر ہے کہ جو فرد یا قوم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جائے اسے دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی اور ع

تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

اور احمدیت کا فتح نصیب جرنیل فرزند اکبر احمدیت کو فرما رہا تھا کہ:—

ترجمہ کو مصیبت کے وقت پھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کہتا ہے کہ نکلتے ہیں اگر تمہارے خلاف جوش ہے تو کیوں باہر نکل کر دوسرے ملکوں میں نہیں پھیل جاتے۔ اگر باہر نکلوگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ترقی کے راستے کھول دے گا۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت میں بھی ایک حصہ ایسا ہے جو ہمیں کچلنا چاہتا ہے اور رعایا میں بھی۔ ہمیں کیا معلوم کہ ہماری مدنی زندگی کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے .... اس لئے ہمیں جب یہ معلوم ہو کہ لوگ بلاوجہ جماعت کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں اور کچلنا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ باہر جائیں اور تلاش کریں "

اور فرمایا:—

مجھے شروع خلافت سے ہی خیال تھا اور اسی خیال کے ماتحت میں نے باہر مشن قائم کئے تھے ... مذہبی سلسلے ضرور ایک وقت دنیا کے نو بخانوں کی زد میں آتے ہیں اور وہ کبھی ظلم و ستم کی تلوار کے سایہ بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔ پس ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ مختلف ممالک میں ان کی شاخیں ہوں تا کہ اگر وہ ایک جگہ ظلم و ستم کا تختہ مشق ہوں تو دوسری جگہ امن کے ساتھ ان کی ترقی ہو رہی ہو۔ پس ہمارا فرض ہے کہ نئے نئے ممالک میں جا کر تبلیغ کریں"

ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ ایک بہت چھوٹی سی جماعت تھی اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا بھر میں تبلیغی مشن کھولنے کا جو پروگرام جماعت کے سامنے رکھا تھا وہ بہت بڑا تھا۔ اتنا بڑا کہ جماعت کی ظاہری مالی پوزیشن اس کی متحمل نہ ہو سکتی تھی لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی تقدیر کام کر رہی تھی۔ اور آسمان پر یہ مقدر ہو چکا تھا کہ احمدیت کا قافلہ تمام درمیانی مشکلات اور روکاوں کو پھاندتا ہوا اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھے گا۔ اور پھر دنیا نے دیکھا کہ واقعی یہ ننھی سی جماعت اکناف عالم میں پھیل گئی اور واقعی احمدیت کا عقاب باد مخالف کی تندی کو روندتا ہوا اس وسیع و عریض دنیا کے بیشمار ممالک میں اپنے آشیانے بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ الحمد للہ۔

مگر یہ ہوا کیسے ؟

ہم اسے محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی تائید و نصرت ہی کہیں گے لیکن تحدیث بالنعمت کے طور پر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اس رنگ میں بھی یاد کریں گے کہ سیدنا محمود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اسی کی تائید سے ایک طرف ایسی عاجزانہ دعائیں اپنے رب کے حضور کیں کہ ان دعاؤں نے عرش الٰہی کے پائے تھام لئے اور دوسری طرف اپنی جماعت کو اپنے طویل مسلسل خطبات کے ذریعہ سے اس مقام ایثار پر لا کھڑا کیا کہ جماعت کے ہر امیر و غریب کی جیب میں روپے انگڑائیاں لینے لگے اور ان کے اموال اشاعت اسلام کی خاطر قربان ہونے کے لئے تڑپ اٹھے حضور رضی اللہ عنہ کے خطبات میں خدا جانے کیا اثر تھا۔ آپ رضؓ کے الفاظ میں خدا جانے کیا جادو تھا اور آپ رضؓ کے فرمودات میں کیا جذب و سوز تھا کہ اس غریب سی جماعت نے آناً فاناً اپنی جیبیں خالی کر دیں اور جماعت کے خزانے بھر دئے۔ آپ پڑھئے تو سہی۔! یقیناً یہ الفاظ آپ کے قلوب میں حرارت پیدا کریں گے:—

"دنیا میں آج خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو!! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے"!

اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق اور خادم نے یوں ولولہ انگیز خطاب کیا:—

"سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ہر سال لاکھوں کتب آپؐ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدارو!!! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے"!

اور یوں سیدنا محمودؓ نے مخلصین جماعت کے جذبات کو ابھارا اور ان کی غیرت کو للکارا اور پھر جماعت نے اس شان سے اس کا جواب دیا کہ دنیا محو حیرت رہ گئی۔ اللہ اور محمدؐ ہی تو جماعت کا سرمایہ حیات ہے۔ اور دین اسلام کی اشاعت ہی تو اس کا منتہائے مقصود ہے۔

اور آج یورپ کے تثلیث کدوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لہراتے ہوئے جھنڈے، افریقہ کے صحراؤں اور جنگلوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے درود شریف کی آوازیں اور مسجدوں کے بلند میناروں سے اٹھتی ہوئی توحید کی صدائیں منہ بولتا ثبوت ہیں اس بات کا کہ جماعت احمدیہ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے جو قربانیاں دی ہیں وہ موجودہ دور کا ایک محیر العقول اعجوبہ بھی ہے اور سیدنا مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک زندہ جاوید کارنامہ بھی

اور پھر آپ رضؓ کا جماعت پر یہ عظیم الشان احسان بھی ہے کہ آپ رضؓ نے اس شاہراہ (تحریک جدید) کی نشاندہی فرما دی جس پر چل کر جماعت بہت جلد اپنی منزل مقصود کو پالے گی۔ انشاء اللہ

بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کے وہ دوست جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ افریقہ کے حالات کا مطالعہ گہری نظر سے کیا ہے وہ اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ اپنی منزل مقصود کو جلد تر پا لینے کے لئے کاروان احمدیت کی رفتار میں خاصی تیزی آ چکی ہے۔ اور جب ہمارے مقدس امام ہمام کی جاری فرمودہ تحریکات فضل عمر فاؤنڈیشن اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ مکمل ہوں گی تو انشاء اللہ ایک زبردست روحانی انقلاب دنیا میں رونما ہوگا

لیکن ابھی ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے جسے ہم نے انجام دینا ہے۔ ہر فتح شہیدوں کے سروں کا مینار چاہتی ہے اور ہر انقلاب قربانیوں کا انبار چاہتا ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی زندگیوں میں اپنی سابقہ قربانیوں کے نتائج کو دیکھ لیا ہے جو دنیا بھر میں احمدیت کی بڑھتی ہوئی تعداد۔ سینکڑوں مساجد۔ تبلیغی مشنز اور قرآن کریم کے تراجم کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں اور ہمارے دلوں کو اس یقین سے لبریز کرتے ہیں کہ جماعت کی ساری دنیا میں ترقی اور غلبہ کے ایام قریب ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے ماتحت اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:—

"ہم نے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنی ہے۔ ہم نے چپہ چپہ پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کرنی ہے۔ یہ کام چند دنوں کا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کا ہے"

اور فرمایا:—

"اب ہمارے لئے یہ امر واضح ہو گیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے جب ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام اور کامیاب اختتام تک پہنچانا ہے ... اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے۔ یا کفر جیتے گا اور ہم مر جائیں گے۔ یا کفر مرے گا اور ہم جیتیں گے۔ درمیانی میں اب بات نہیں رہ سکتی"۔

تحریک جدید کی اہمیت

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

الٰہی جماعتوں کے استیصال کے لئے مخالفین ہمیشہ سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ لیکن سنت اللہ کے مطابق بُری طرح ناکام و نامراد رہتے ہیں۔ ان مخالفین کی برتری، تعداد، مال اور عوام اور حکومت کی نظر میں اعزاز و اقتدار کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنی قائم کردہ جماعت کی غیر معمولی ترقی اور اعداء کے خسران و تباہ و استیصال کے لئے غیب سے سامان پیدا کر دیتا ہے اور الٰہی جماعتوں کو توفیق دیتا ہے کہ غیر معمولی صبر و استقامت اور اپنے اموال و نفوس کی قربانی دیں۔ گو یہ قربانیاں اپنی کمیت و کیفیت کے لحاظ سے ایک بحر متلاطم کے مقابل ایک حقیر سے تنکے کی حیثیت رکھتی ہیں لیکن چونکہ ان قربانیوں کی پشت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے وہ اخلاص و ایمان سے پیش کردہ قربانیوں کو اپنی تقدیر خاص سے نوازتا ہے اور بالآخر نصرت الٰہی اپنے عاجز بندوں کو ان کے اعداء پر ممتاز طور پر ہر لحاظ سے غالب کر دیتی ہے

اللہ تعالیٰ تباہی والی باتوں سے اپنی جماعت کو محفوظ و مصئون رکھتا چلا جاتا ہے اور ہر امر میں نمایاں طور پر اس کا دست قدرت نظر آتا ہے۔ اور یہ امر مومنین کے ازدیاد ایمان اور غیر از جماعت افراد کی آنکھیں کھولنے اور انشراح صدر و ایمان کا باعث ہوتا ہے۔ یہی نظارہ ہم آغاز احمدیت سے اب تک دیکھ رہے ہیں۔ کتنے فتنے اُٹھے۔ سینکڑوں علماء نے اتفاق اور اجماع کی فتاوے کفر صادر کئے۔ علماء اپنوں سے اس بارے میں فیصلے صادر ہوئے نکاح توڑے گئے۔ قبرستانوں میں تدفین سے روکا گیا۔ اقتصادی اور مجلسی مقاطعے کئے گئے۔ ہر طرح مظالم توڑے گئے تقسیم ملک کے بعد مغربی پاکستان میں نام نہاد اسلامی (یعنی مودودی) جماعت اور دیگر جماعتوں نے مل کر بے مثال ہنگامہ آرائی کر کے قتل و غارت کا وسیع مظاہرہ کیا۔ ابتداء میں تو حکومت کو بھی لاچار بے بس اور متزلزل کر دیا گیا۔ انجمن اشاعت اسلام کا فتنہ۔ بہائی فتنہ۔ مستریوں کا فتنہ اور احراری شورش۔ پیغامی فتنہ۔ پھر اولاد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی امداد سے منافقین کا فتنہ۔ غرضیکہ داخلی اور

خارجی فتنوں سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی کشتی کو غیر معمولی حالات میں کشتی نوح کی مانند صحیح سلامت نکال لایا اور اسے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دے رہا ہے خلافت ثانیہ کے آغاز پر اس وقت کے صدر انجمن کے کرتا دھرتا افراد نے خلافت سے اعراض کیا۔ اس وقت کے ضعیف حال کا اس امر سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک روپیہ سے کم رقم خزانہ میں رہ گئی تھی۔ چونکہ اس جماعت کی تائید سے اللہ تعالیٰ نے یہ دکھا دیا کہ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ۔

اب یہی جماعت الحمدللہ۔ ایشیا اور یورپ اور مغربی افریقہ اور یورپ و امریکہ میں بکثرت پھیل رہی ہے۔ اور اب ایک روپیہ کی بجائے اس کا بجٹ ہمسایہ ملک میں ایک کروڑ روپیہ سالانہ ہوتا ہے سینکڑوں مرکزی و مقامی مبلغین مصروف اعلاء کلمۃ اللہ ہیں۔ انگریزی اور غیر ملکی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہو رہے ہیں۔ اس میں اسلام کے متعلق لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ اور بحالات موجودہ بھارت میں بھی کئی لاکھ روپیہ مرکز میں جمع ہو کر خرچ ہوتا ہے۔

بیرونی ممالک اور ہندوستان میں اشاعت کا کام زیادہ تر چندہ تحریک جدید کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اور اس کے خوشنما نتائج حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورہ مغربی افریقہ کے کوائف میں قارئین کرام کے سامنے آ چکے ہیں۔ جب یلغار سے دشمن پسپا ہونے لگے تو اور زیادہ محنت توجہ اور کوشش اور قربانی درکار ہوتی ہے۔

اس وقت عیاشی، فحاشی اور الحاد و دہریت کے عفریت عجیب و غریب شیطانی شکلوں میں مصروف کار ہیں۔ ان کی محیر العقول اور مبطل ایمان و اخلاق کارستانیوں کا حلقہ عالمگیر ہے۔ اس کی وسعت پذیری کا اندازہ آپ اس ایک امر سے لگا سکتے ہیں کہ دنیا بھر میں حرامکاریوں پر کس قدر روپیہ برباد ہوتا ہے۔ بحوالہ روزنامہ پرتاپ جالندھر مورخہ ۱۳ ماہ رواں (جولائی) صرف ریاستہائے امریکہ میں دو کروڑ افراد گانجا اور سلفا منشیات استعمال کرتے ہیں۔ ان سب شرور کا

مقابلہ کرنا اور ان کے اثرات کا ازالہ کرنا حقیقۃً ایک قلیل گروہ کے بس کی بات نظر نہیں آتی مگر ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے جبکہ فرعون و نمرود کے طاغوتی انسانوں کو شیطان کی معاونت حاصل ہے۔ ہمیں یہ یقین ہے کہ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کا دائمی وعدہ جماعت احمدیہ کے حق میں بھی پورا ہوگا۔

لیکن حصول نصرت الٰہی کے لئے ضروری ہے کہ ہم صبر و استقامت اور بارگاہ الٰہی پر جھک کر استعانت کا طریق اختیار کریں۔ اور بنی آدم کو اس جہنم زار زندگی سے بچا کر آستانہ الوہیت پر لانے کے لئے تن من دھن کی زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کریں تحریک جدید پر عمل پیرا ہو کر اپنے اموال کو ضیاع سے بچائیں اور حضرات خلفاء کرام کے مواعظ پر عمل پیرا ہو کر چندہ تحریک جدید اور دیگر چندوں میں اعلیٰ معیار کے مطابق ادائیگی کریں اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ رزاق ہے۔ اور خالق الاسباب ہے اور قاضی الحاجات ہے۔ وہ اس کے عوض میں ہمیں اور ہماری نسلوں کو سعادت دارین عطا کرے گا۔ اور توقعات سے بڑھ کر برکات سے نوازے گا

ہر جماعت کے عہدیداروں اور افراد پر لازم ہے کہ ہفتہ تحریک جدید کو کامیاب بنائیں اپنے وعدے پورے کریں تا نیا سال شروع ہونے پر بقایا نہ رہے۔ جو چندہ تحریک جدید کے جہاد پر شامل نہیں اسے شامل کریں اور اس تحریک کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ہفتہ تحریک جدید کس طرح منایا جائے

ہفتہ تحریک جدید یکم تا ۷ اخاء (اکتوبر) مندرجہ ذیل طریق پر منایا جائے:-

۱- عہدیداران بمعاونت مجالس انصاراللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ جلسہ کر کے احباب پر تحریک جدید کی اہمیت واضح کریں۔ اور سادگی۔ شادی بیاہ پر عدم اسراف۔ سینما بینی اور تماشوں کے دیکھنے سے اجتناب۔ بیکار نہ رہنے۔ خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی تلقین کریں۔

۲- سال رواں کے وعدہ جات مکمل وصول کریں کیونکہ مالی سال تحریک جدید کا ماہ اخاء (اکتوبر) کے آخر پر ختم ہو جاتا ہے۔

۳- جو نئے احمدی ہوں یا نئے ملازمت میں آئے ہوں ان کو دفتر سوم میں شامل کیا جائے

۴- صاحب توفیق افراد کو ان کی توفیق کے مطابق معاون بننے کی تلقین کی جائے

۵- خواتین اور بچوں کو بھی اس چندہ میں شامل کیا جائے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

آج کا ایک پیسہ آئندہ کے سونے کے پہاڑ سے بڑھ کر ہوگا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذیل کا قول بیان کر کے چندہ تحریک جدید کے متعلق خاص طور پر زور دیا:-

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا"

(الحکم ۵ جولائی ۱۹۰۳ء)

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم میر احمد افضل صاحب سلمہ آرکیٹکچر کی اعلیٰ تعلیم کے لئے اسی ماہ بمبئی سے بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ گئے ہیں۔ تمام بزرگان اور احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی امریکہ سے بخیر و عافیت اور کامیابی مراجعت کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار میر احمد صادق ایم اے حیدرآباد دکن

مطالباتِ تحریک جدید اور سلسلہ کی مالی خدمات

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض الہام الٰہی میں یُحیِی الدِّین وَیُقیمُ الشَّریعَة یعنی دینِ اسلام کا از سرِ نو احیاء اور شریعتِ محمدیہ کا دوبارہ قیام بیان کی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت عین اس زمانہ میں ہوئی جبکہ عیسائیت اور دہریت اور مختلف مذاہبِ باطلہ نے حملہ آوروں کی حیثیت سے اسلام کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا اور زمانہ سے

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

کا مصداق بنا ہوا تھا۔

اس پُر آشوب زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا بیج بویا۔ آپؑ نے نہ صرف ان سب حملوں کا نہایت کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا بلکہ ایک عظیم الشان اور مستقل روحانی نظام کا قیام فرمایا۔

تحریکِ جدید کا اجراء

اس نظام کو وسعت دے کر ساری دنیا میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے روحانی پیغام کی اشاعت کے لئے آپؑ کے موعود فرزند حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۴ء میں خدا تعالیٰ کے خاص القاء کے ماتحت تحریک جدید کے نام سے ایک عالمگیر منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔

آج یہ روحانی تحریک ایک شجرۂ طیبہ کی شکل میں دنیا کے سامنے ایک حقیقت بن چکی ہے جس کی شاخیں اکنافِ عالم میں پھیلی ہوئی ہیں اور اس کے گھنے سائے کے نیچے لاکھوں سعادت مند نفوس حقیقی آرام و راحت پا رہے ہیں۔ اور اس کے شیریں پھلوں سے لاکھوں افراد مستفید ہو رہے ہیں۔

تحریکِ جدید سے مراد

تحریکِ جدید کے اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے اس روحانی منصوبہ کے بانی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"تحریکِ جدید درراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی۔ ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے۔ ..... رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل رہے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی کی بالکل وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی طرز زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں، ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کرتے رہیں گے۔ اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے"

(خطبہ جمعہ ۳۰ شہادت ۱۳۲۲ ہش)

ان عظیم الشان اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے حضور اقدس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جماعت کے سامنے چند مطالبات رکھے جن کا خلاصہ حضور کے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔ اوّل جماعت میں عملی زندگی پیدا کرنا۔ خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریکِ جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔ چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا"

(خطبہ جمعہ ۱۰ نبوت ۱۳۲۷ ہش)

مالی خدمتِ دین

خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر انفاق فی سبیل اللہ اور مالی قربانی کو تقویٰ اور نیکی کی ایک علامت اور جزو قرار دیا ہے اور فی سبیل اللہ مالی قربانی کو ایک مجاہدہ قرار دیتے ہوئے اس کے بیشمار فضائل و ثمار گنے ہیں۔ افسوس کہ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں نے اس عظیم نعمت کی قدر و قیمت کو نہیں پہچانا اور تقوٰے اور نیکی سے محروم رہ گئے۔

اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے

هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم (سورہ محمد آیت ۳۹)

فرمایا۔ سنو تم وہ لوگ ہو جن کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے رستے میں خرچ کرو۔ اور تم میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں اور جو بھی بخل سے کام لے وہ اپنی جان ہی پر بخل کرتا ہے یعنی اپنی جان ہی کو ثواب سے محروم رکھتا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم سب اس کے محتاج ہو۔ اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو لے آئیگا اور وہ تمہاری طرح سستی کرنے والے نہیں ہوں گے۔

خدا تعالیٰ کی اس آواز پر لبیک کہنے کی توفیق اس زمانہ میں صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہوئی ہے۔ باقیوں نے بخل سے کام لیا جس کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور اس کی نعمتوں سے محروم ہو کر خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَة کے مصداق ہو گئے۔

بخل اختیار کرنے والوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی کی خدمت کرکے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجالاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے۔ اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔"

(تبلیغِ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۵-۵۶)

الغرض اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہم احمدیوں کو یہ توفیق عطا فرمائی اور یہ موقع بہم پہنچایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رستہ میں اپنے اموال کی قربانی کریں تاکہ ساری دنیا میں اس تحریکِ جدید کی روشنی میں ایک عظیم انقلاب برپا کریں۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اس زمانہ میں مالی قربانیوں کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کردیں۔ تاکہ جس وقت قربانی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا۔ ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو روزے نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے۔ اور اگر اس کا موقع نہ آئے تو بھی خدا تعالیٰ سے تم کہہ سکو کہ ہم نے جو کچھ جمع کیا تھا اگرچہ وہ ملا تو ہماری اولاد کو ہی لیکن ہم نے اس دین کے واسطے قربانی کی نیت سے جمع کیا تھا"

(الفضل ۱۲ احسان ۱۳۲۴ ہش)

(باقی صفحہ پر)

بھدرواہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تشریف آوری

احباب جماعت کا والہانہ استقبال اور تبلیغی و تربیتی جلسوں کا انعقاد

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان وادی کشمیر کی جماعتوں کا دورہ مکمل کرکے مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۰ء کو نماز مغرب سے قبل بھدرواہ پہنچے۔ اس سفر میں محترم صاحبزادہ صاحب کے ہمرکاب آنمحترم کی بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ العلیم عصمت اور صاحبزادہ مرزا کلیم احمد سلمہ کے علاوہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی، مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی۔ خاکسار محمود احمد عارف اور مکرم محمد یوسف صاحب اور مکرم عمر دین صاحب ڈرائیور بھی تھے۔ جماعت احمدیہ بھدرواہ کے دوستوں نے محترم صاحبزادہ صاحب کا والہانہ استقبال کیا اور گلپوشی کی اور جلوس کی شکل میں قیام گاہ تک تشریف لے گئے۔ راستہ رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ کئی ایک گیٹ بھی بنائے گئے تھے، جن پر استقبالیہ اور دعائیہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ بھدرواہ کے احمدی احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی بھدرواہ میں تشریف آوری پر بہت خوش تھے۔ اس لئے کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نمائندہ اور ان کا محبوب وجود آج پہلی مرتبہ ان میں موجود تھا۔ مرد عورتیں اور بچے باواز بلند اَھْلًا وَّسَھْلًا و مرحبا کہہ کر خیر مقدم کر رہے تھے۔

دوسرے روز ۱۹ ستمبر کو بعد دوپہر مسجد احمدیہ بھدرواہ میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ صاحب ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی نے جماعت احمدیہ بھدرواہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ نے تقریر کی جو بہت مؤثر تھی اور بہت پسند کی گئی آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت، ہندو مسلم اتحاد اور برکات خلافت کو عمدہ رنگ میں بیان کیا۔ جلسہ میں احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی موجود تھے۔ اور بعض غیر مبایع دوست بھی تشریف لاتے ہوتے تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اللہ تعالیٰ کی اس سنت کا ذکر فرمایا جو بعثت مامورین و انبیاء سے تعلق رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع مقام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت رحمۃ للعالمین کے فضائل و مناقب بیان فرمائے اور بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے مقدس مشن میں کامیابی کا ذکر فرمایا۔ نیز جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقی اور برکات خلافت پر روشنی ڈالی محترم صاحبزادہ صاحب کے مؤثر خطاب کے بعد، بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

تربیتی جلسہ تیسرے روز بعد نماز ظہر و عصر مسجد احمدیہ میں تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو مفید نصائح فرمائیں۔ اور آپس میں اتفاق اور محبت سے رہنے، ایک اعلیٰ نمونہ و کردار پیش کرنے اور برکات خلافت سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا، احمدیت ہمارے لئے ایک نعمت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا ہم پر فضل و احسان ہے جس نے ہمیں اس نعمت سے نوازا ہے اور جسکی قدر کرنا اور اس سے مستفیض ہونا اور اس کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنا ضروری ہے تب ہی ہم صحیح رنگ میں اس نعمت سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ ہمارا نیک نمونہ ایک بہترین تبلیغ ہے۔ لہذا سب احمدی دوستوں کو اپنے نیک نمونہ سے باہم محبت اور اتفاق کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ اور اشاعت میں حصہ لینا چاہیئے۔ یہ خدا تعالیٰ کا پیغام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پیغام کو نرمی۔ محبت اور اخلاص کے ساتھ دوسروں تک پہنچائیں۔

غیر مبائعین کا نام نہاد جلسہ اسی دن نماز مغرب کے بعد بھدرواہ کے غیر مبائع دوستوں نے بھی اپنی مسجد میں جلسہ کیا اور حسب عادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منصب و روحانی مقام کو گرانے اور خلافت کے خلاف تقریریں کیں اور ہمارے تبلیغی جلسہ میں کی گئی تقاریر پر تنقید کرنے کی ناکام کوشش کی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اگرچہ لاؤڈ اسپیکر پر آواز آرہی تھی لیکن حاضرین جلسہ کی تعداد دس سے زیادہ نہ تھی۔ اور ان میں بھی زیادہ تر بچے تھے۔ اس سے غیر مبائعین کے جلسہ کی کیفیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اس کے بالمقابل بفضلہ تعالیٰ ہمارے جلسہ کی حاضری بہت زیادہ تھی جس میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی شامل ہوتے۔

علاوہ ازیں احباب جماعت کی مجالس میں محترم صاحبزادہ صاحب اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ تربیتی اور تبلیغی امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب کا بھدرواہ میں یہ پہلا دورہ بہت کامیاب رہا۔ اور مورخہ ۲۱ ستمبر کی صبح کو احباب جماعت نے انہیں مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ آپ کو رخصت کیا۔ روانگی سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب و محترمہ بیگم صاحبہ اور اراکین وفد نے مکرم محمد عبداللہ صاحب منڈاشی کی دختر کی تقریب رخصتانہ میں شرکت کی اور دعا فرمائی۔ یہ قافلہ بھدرواہ سے ۷½ بجے صبح روانہ ہو کر رات ۱۰½ بجے بخیریت قادیان دارالامان پہنچ گیا۔

اللہ تعالیٰ اس دورہ کو نہایت بابرکت اور اسلام و احمدیت کی عظیم الشان ترقیات کا موجب بنائے اللھم آمین ؛

خاکسار: محمود احمد عارف [illegible]
رکن وفد

مطالبات تحریک جدید اور سلسلہ کی مالی خدمات بقیہ صـ۱۳

حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے جتنے بھی مطالبات رکھے ہیں ان میں سادہ زندگی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ سادہ زندگی سے مراد خوراک لباس۔ زیور۔ علاج۔ شادی بیاہ۔ آرائش و زیبائش تعلیمی اخراجات وغیرہ میں کمی اور سادگی اختیار کرنا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ فی سبیل اللہ مالی قربانی کی جا سکے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی آواز پر زیادہ سے زیادہ لبیک کہنے والے ثابت ہوں۔

آخر میں میں، بانیٔ تحریک جدید سیدنا مصلح موعودؓ کا ایک ارشاد درج کرتے ہوئے اس مقالہ کو ختم کرتا ہوں:-

"اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے تو اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ مَیں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن۔ اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے قربان کر دو۔"

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منظور احمد صاحب سوز ایم۔ اے ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو مورخہ ۱۵ تبوک (ستمبر ۱۹۷۰ء) بروز منگل پہلی بچی سے نوازا۔ الحمد للہ۔
عزیزہ نومولودہ کے نیک، صالحہ اور خادمہ دین ہونے اور زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین ——— (ایڈیٹر بدر)

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں !!

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں —— !!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★ — آفس و فیکٹری : ۱۰ پربھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۳۲۷۲ — ۴۴
★ — شوروم : ۳۱/۱ نوئیرجیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۰۴۰۱ — ۳۴
★ — تار کا پتہ : گلوب ایکسپورٹ۔ "GLOBE EXPORT"

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں
پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16-MANGOELANE CALCUTTA-1

23—1652
23—5222
"AUTOCENTRE"

REGD. No. P. 67 PHONE NO 35

The Weekly Badr Qadian

TAHRIK-I-JADID NUMBER

ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرّہ بھی رکھتا ہے

میری اِس تحریک پر آگے آجائے گا

وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا اِیمان کھویا جائے گا !!

از بانیٔ تحریکِ جدید حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قُرب میں آگے بڑھنے کا "تحریکِ جدید" کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے اُن بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے، اپنا سب کچھ خُدا کی راہ میں قربان کر دو۔ اور دُنیا کو یہ نظارہ دِکھا دو کہ بے شک دُنیا میں دُنیاوی کامیابیوں اور عزّتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ مگر محض خُدا تعالیٰ کے لئے قُربانی کرنے والی جماعت آج دُنیا کے پردے پر سوائے احمدیّہ جماعت کے اور کوئی نہیں وہ اِس راہ میں قربانی کا ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دُنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔

یاد رکھو! گو اِس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہے۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیّت کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیّت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اِس دُنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہاں میں پکڑا جائے گا۔ .... ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرّہ بھی رکھتا ہے، میری اِس تحریک پر آگے آجائے گا۔ وہ شخص جو خُدا تعالےٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اُس کا اِیمان کھویا جائے گا"